بسم الله الرحمن الرحيم

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Tuesday January 12, 1988

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at five thirty of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بسم الله الرحمن الرحيم

الر - كتب احكمت ايته ثم فصلت من لدن حكيم خبير ه
الا تعبدوا الا الله انني لكم منه نذير وبشير ه وان استغفروا
ربكم ثم توبوا اليه يمتعكم متاعا حسنا الى اجل مسمى و
يؤت كل ذي فضل فضله وان تولوا فاني اخاف عليكم عذاب
يوم كبير ه الى الله مرجعكم وهو على كل شيء قدير ه (هود ۱ تا ۴)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Tuesday January 12, 1988

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at five thirty of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ - كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۙ

اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ۝ وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا

رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ

يُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ

يَوْمٍ كَبِيْرٍ ۝ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (هود ۱ تا ۴)

ترجمہ: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے ۔

یہ وہ کتاب ہے جس کی آیتیں مستحکم ہیں اور خدائے حکیم و خبیر کی طرف سے بہ تفصیل بیان کردی گئی ہیں ۔ وہ یہ کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور میں اس کی طرف سے ڈرسانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں اور یہ کہ اپنے پروردگار سے بخشش مانگو اور اس کے آگے توبہ کرو وہ تم کو ایک وقت مقررہ تک متاع نیک سے بہرہ مند کرے گا اور ہر صاحب بزرگی کو اس کی بزرگی کی داد دے گا اور اگر روگردانی کرو گے تو مجھے تمہارے بارے میں قیامت کے بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ۔ تم سب کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۔

جناب چیئرمین : جزاک اللہ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر ۔

جناب چیئرمین : جی فرمایئے ۔

POINT OF ORDER *RE*: FIXATION OF TIME FOR THE COMMENCEMENT OF SESSION

پروفیسر خورشید احمد : میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو آپ نے سینیٹ کے اجلاس کے لیے اوقات مقرر کیئے ہیں ۔ ان پر دوبارہ غور کرنے کی ضرورت ہے ۔ یہ نماز مغرب سے متصادم ہو رہے ہیں سینیٹ کے اجلاس کے آغاز کا وقت آپ چار، سوا چار بجے رکھ لیں تا کہ اس دوران میں وقفہ سوالات پورا ہو جائے اور بعد میں دیگر ایجنڈے کے لیے ہمیں کچھ وقت مل سکے یا پھر آپ چھ بجے کے قریب رکھیں تاکہ نماز کے بعد لوگ آسانی سے آسکیں اور اجلاس میں شرکت کر سکیں ۔

جناب چیئرمین : مجھے خود بھی اس بات کا احساس ہے، میں نماز کا انتظار کر رہا تھا، اذان بھی یہاں پر ہوئی، اور مجھے بتایا گیا کہ اجلاس کا ٹائم ساڑھے پانچ بجے ہے واقعی

POINT OF ORDER *RE* : FIXATION OF TIME FOR THE COMMENCEMENT OF SESSION

اجلاس شروع کرنے کا یہ وقت صحیح نہیں ..... اجلاس چھ بجے شروع کریں یا پونے چھ بجے شروع کریں، جیسے ہاؤس کی مرضی ہو ...... چھ بجے ٹھیک ہے .... اگر چار بجے کا وقت صحیح ہے تو ہم چار بجے بھی شروع کر سکتے ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد : جی ہاں، جناب چیئرمین! ہمارے پاس کام زیادہ ہے، آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے پاس بہت ساری چیزیں جمع ہیں - ہمیں کئی debates کرنی ہیں - اس لیے اگر وقت زیادہ ملے تو بہتر ہے۔

جناب چیئرمین : اس طرح تو ہمارے none sitting days بھی ہیں، ان کو بھی utilize کرنا چاہیے - اگر آپ واقعی کام کرنا چاہتے ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد : ہم تو چاہتے ہیں کہ کام کریں۔

جناب چیئرمین : بہرحال ایوان کی مرضی ہے، اگر آپ چار بجے شروع کرنا چاہتے ہیں تو ہم اجلاس کو چار بجے شروع کرتے ہیں۔

Mr. Wasim Sajjad : Sir, we will see it

پروفیسر خورشید احمد : جی ہاں، چار بجے شروع کریں۔

جناب چیئرمین : یا پھر چھ بجے شروع کرتے ہیں۔

جناب وسیم سجاد : سر! کام کی نوعیت سے اجلاس کا وقت طے کر لیا کریں گے۔ اگر کام زیادہ ہوگا تو چار بجے شروع کر لیا کریں گے اور کم ہوگا تو ۶ بجے شروع کر لیا کریں گے۔

جناب چیئرمین : یہ بھی صحیح ہے - جی، جناب محمد علی صاحب۔

جناب محمد علی خان : اگر ہم اجلاس چار بجے سے شروع کریں اور نو بجے ختم کریں تو اس طرح پانچ گھنٹے اجلاس کا وقت ہو جاتا ہے - یہاں کافی بوڑھے لوگ بھی ہیں، بیمار بھی ہیں، اور ان کے لیے پانچ گھنٹے اجلاس میں بیٹھنا مشکل ہوگا۔

جناب چیئرمین : بیچ میں نماز کے لیے دو دفعہ اٹھنا بھی تو پڑے گا۔

جناب محمد علی خان : جناب اِنماز کے لیے تو جانا ہی ہے ۔

پروفیسر خورشید احمد : عصر کے بعد اجلاس شروع کریں ، یہ بھی ٹھیک رہے گا ۔

جناب چیئرمین : بہر حال اس کو separately سوچ لیتے ہیں ۔ لیکن پوائنٹ آف آرڈر آپ کا صحیح ہے ۔

پروفیسر خورشید احمد : شکریہ !

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین : سوال نمبر ۲۲ ، جناب محمد اسحاق بلوچ صاحب ۔

CONSTRUCTION OF METALLED ROADS IN MAKRAN DIVISION

22. ***Mr. Muhammad Ishaq Baluch :** Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) the total milage of road metalled by the High Ways Board, in Makran Division from 1947 upto 1987 and the locations of these metalled roads ; and

(b) if roads have not been metalled so far in the said area, the reasons thereof ?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak (read by Sardar Fateh Muhammad M. Hussain) : (a) There is no National Highway in Makran Division.

(b) Not applicable.

جناب چیئرمین : شکریہ ! ضمنی سوال ؟

جناب محمد اسحاق بلوچ : میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آخر مکران ڈویژن میں کیوں کوئی قومی شاہراہ نہیں ہے ۔ ۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک کیوں مکران ڈویژن کو قومی شاہراہ سے محروم کیا گیا ہے ؟

سردار فتح محمد ایم حسنی (وزیر مملکت برائے مواصلات): جناب! نیشنل ہائی وے کا جہاں تک تعلق ہے اس کے متعلق عرض کرتا ہوں کہ بلوچستان میں اس وقت چار قومی شاہراہیں ہیں جو کہ کراچی سے شروع ہو کر بیلہ، خضدار، قلات اور کوئٹہ سے ہوتی ہوئی ختم ہو جاتی ہیں۔ دوسری شاہراہ کوئٹہ، ڈالبندین، نوکنڈی، تفتان، این ۴۰ کہلاتی ہے۔ تیسری شاہراہ این ۶۵ کہلاتی ہے۔ چوتھی شاہراہ این ۵۰ کہلاتی ہے۔ ان میں سے کسی کا بھی گزر مکران ڈویژن میں سے نہیں ہوتا ہے اور چونکہ مکران میں ٹریفک اتنی زیادہ نہیں ہے اس لیئے اب تک یہاں قومی شاہراہ نہیں بنائی گئی ہے۔

جناب محمد اسحاق بلوچ: میں وزیر صاحب کی بات سے اتفاق نہیں کروں گا کہ مکران ڈویژن میں اتنی ٹریفک نہیں ہے بلکہ وہاں پر روزانہ سینکڑوں گاڑیاں چلتی ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ آپ کی اپنی رائے ہے۔ آپ کے خیال میں اگر کوئی ایسی سڑک ہے جو نیشنل ہائی وے بن سکتی ہے تو اس کے بارے میں وزارت کو تفصیلات بھیج دیں۔ وہ اس پر غور کرے گی۔

جناب محمد اسحاق بلوچ: جناب! یہاں دو تین ایسی شاہراہیں ہیں اور یہ ہماری ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین: یہ آپ کی رائے ہے، اس کے متعلق اپنی تجاویز ان کو بھیج دیں۔

نواب زادہ شیخ عمر خان: جناب میں اسی سوال کے متعلق ایک ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی فرمایئے۔

نواب زادہ شیخ عمر خان: میں وزیر مملکت برائے مواصلات سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا پہلے آر سی ڈی روڈ کا پروگرام مکران ڈویژن سے گزارنے کا نہیں تھا، اگر تھا، تو اسے کیوں ختم کیا گیا اور اسے مستونگ سے ملا کر زاہدان تک لے جایا گیا۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں یہ تاریخ کی بات ہے، اس کے لیئے آپ ان کو فریش نوٹس دیں۔ تاکہ وہ تاریخ کا مطالعہ کر کے آپ کو جواب دے سکیں۔

نوابزادہ شیخ عمر خان: جناب! اس کا تعلق اسی سوال سے ہے۔

جناب چیئرمین : آرسی ڈی بائی دے کو تیس سال ہو چکے ہیں ۔

پروفیسر خورشید احمد : سر! آپ انہیں جواب دینے کا موقع تو دیں ۔

جناب چیئرمین : اگلا سوال نمبر ۲۳ ، جناب اسحاق بلوچ ۔

RELATED TRAVEL FACILITY BY PIA

23. ***Mr. Muhammad Ishaq Baluch :** Will the Minister for Defence be pleased to state :

(a) whether it is a fact that Federal Government employees are allowed air fare concession when travelling by PIA in certain cases ; and

(b) whether it is also a fact that no such concession is given to the Federal Government employees belonging to Baluchistan Province ; if so the reasons for this disparity ?

Rana Naeem Mahmud Khan : (a) Civil servants working in Baluchistan area but not domiciled in Baluchistan and civil servants working in Northern areas but not domiciled in Northern areas are allowed 50 per cent rebated travel facility by PIA between points in Baluchistan and Northern area on the one hand and points outside Baluchistan and Northern area on the other hand, when travelling on leave at their own expense.

(b) There is no disparity about the entitlement of rebated travel facility by PIAC. Federal Government employees domiciled in Baluchistan like other Federal Government employees serving in the Provinces of Sind, Punjab and NWFP or at Islamabad are not entitled to rebated travel by PIAC.

جناب محمد اسحاق بلوچ : سر! یہی تو میں پوچھنا چاہ رہا تھا کہ باقی تینوں صوبوں کے لیئے پی آئی اے ۵۰ فی صد رعایت دیتی ہے، یہ واحد صوبہ بلوچستان ہے جہاں پر پی آئی اے کی رعایت نہیں ہے ۔ آخر یہ کیوں نہیں ہے ۔ ! یہی تو میں ان سے پوچھنا چاہ رہا ہوں ۔

رانا نعیم محمود خان : سر! جیسے میں نے عرض کیا کہ بلوچستان میں یا نادرن ایریاز میں جو لوگ کام کرتے ہیں انہی کے لیئے یہ سہولت ہے باقی تینوں صوبوں میں جو ملازمین کام کرتے ہیں یا اسلام آباد میں کام کرتے ہیں ۔ ان کے لیئے یہ رعایت نہیں ہے ۔

جناب محمد اسحاق بلوچ : میں یہ بات ماننے کے لیے تیار نہیں ہوں کہ بلوچستان والوں کو یہ رعایت دی جا رہی ہے ۔ آپ کہتے ہیں تو میں انکوائری کردوں گا ۔ ویسے میں مانتا نہیں ہوں ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا وزیر محترم یہ بیان فرمائیں گے کہ بلوچستان میں پی آئی اے کے جو ملازمین ہیں ، ان میں بلوچستان کا کتنا کوٹہ ہے ؟

جناب چیئرمین : اس سوال سے تو اس کا کوئی تعلق نہیں ہے ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : یہ سوال سرکاری ملازمین کے متعلق ہے جو بلوچستان میں کام کرتے ہیں ، اس لیئے میں نے یہ سوال کیا ہے ۔

جناب چیئرمین : سوال کا تعلق پی آئی اے اور اس کے fares & rebates سے ہے ، اور یہ کہ کوٹہ کتنا ہے ' یہ انفارمیشن تو نہ ان کے پاس ہو سکتی ہے اور نہ ہی اس کا اس سوال سے کوئی تعلق ہے ۔ آپ اپنا اگلا سوال اٹھائیں ' جو کہ ۲۴ نمبر ہے ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب وزیر تعلیم غیر حاضر ہے جی ۔

جناب چیئرمین : جناب لائیکا صاحب جواب دے رہے ہیں ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : آپ (لائیکا صاحب) کیا وزیر تعلیم ہیں یا وزیر محنت ہیں ۔

جناب چیئرمین : میرے خیال میں اس سوال کی ضرورت نہیں ہے آپ ان کا جواب سن لیں اور اس کے بعد اگر آپ نے کوئی ضمنی سوال کرنا ہے تو وہ ضرور کریں ۔

CADET COLLEGE MASTUNG

24. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel** : Will the Minister for Education be pleased to state :

(a) The total number of students in Cadet College Mastung in Baluchistan; and

(b) The name of the present Principal of the said college and the date of his present appointment?

Syed Sajjad Haider : (a) The total number of admitted students sixty.

(b) Present Principal Professor Muhammad Asif Malik took over the charge of the post on 31-8-1987.

جناب چیئرمین : اب ضمنی سوال پوچھیے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا وزیر محنت ازراہِ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ اس سے پہلے جس پروفیسر کو نکالا گیا ہے۔ کن وجوہات کی بنا پر نکالا گیا ہے۔

جناب چیئرمین : جناب وزیر صاحب

جناب عبدالستار لالیکا : ان کی کارکردگی سے انتظامیہ مطمئن نہیں تھی۔ اس لیے یہ پوسٹ advertise کی گئی اور پھر through open competition نئے پرنسپل صاحب کو سلیکٹ کیا گیا۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب! یہ جواب نہایت ہی غلط طریقے سے دیا جا رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگرچہ میں سرکاری عہدیدار نہیں ہوں لیکن مجھے جو حقائق معلوم ہیں اس کے متعلق اس پروفیسر کو تنگ کیا گیا تھا اور اسے مارا گیا تھا اور اس طرح آخر تنگ آکر اس نے ملازمت سے استعفیٰ دیا تھا، یہ میں ریکارڈ درست رکھنے کے لیے کہتا ہوں۔

جناب چیئرمین : جناب لالیکا صاحب۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب میرے پاس ایسی مار پٹائی کی کوئی تفصیل نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : آپ اسکو نوٹ کر لیں جو کچھ معزز رکن صاحب فرما رہے ہیں اور اس کو دیکھ لیں۔

جناب عبدالستار لالیکا : جی ٹھیک ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا وزیر محترم یہ بیان فرمائیں گے کہ اس کالج میں داخلے کا کیا معیار ہے۔ اور جو اس وقت تعداد ساٹھ ہے ان میں اضافہ کب تک ہوگا۔

جناب عبدالستار لالیکا : جناب اس کالج میں داخلے کا معیار یہ ہے کہ ۱۱ سے ۱۳ سال تک کی عمر کے بچوں کو ساتویں جماعت میں داخلہ دیا جاتا ہے۔ اور اس میں سیٹوں کی تقسیم اس طرح سے ہے کہ "A" کلاس کے لیے کل ساٹھ سیٹیں ہیں۔ ۵۰ بلوچستان کے لیے ہیں، ۶ سیٹیں دوسرے صوبوں کے لیے ہیں اور چار سیٹیں فیڈرل گورنمنٹ

کے لیئے ہیں ۔ اس کے بعد ان بچوں کو انگریزی، حساب، اردو اور اسلامیات میں امتحان دینا پڑتا ہے انگریزی کے سو نمبر ہوتے ہیں ۔ حساب، اردو اور اسلامیات کے بھی سو نمبر ہیں ۔ اس کے بعد جو بچے یہ تحریری امتحان پاس کر لیتے ہیں ۔ تو ایک کمیٹی ان بچوں کا انٹرویو لیتی ہے ۔ اس کمیٹی کو اسی کالج کے پرنسپل Head کرتے ہیں اور پھر جو فائنل سلیکشن ہوتی ہے اس کے مطابق ان بچوں کو داخلہ دے دیا جاتا ہے ۔

جناب چیئرمین : سوال کا دوسرا جزو یہ تھا کہ اس ساٹھ کی تعداد میں اضافے کی کوئی توقع ہے یا نہیں ؟

جناب عبدالستار لالیکا : جی بالکل، ہر سال نئی کلاس ۶۰ کی تعداد کی لی جائے گی ۔ ٹوٹل تعداد اس کالج کی ۳۶۰ بچوں پر مشتمل ہے ۔

جناب چیئرمین : شکریہ ۔ جناب بنگلزئی صاحب ۔

جناب حسین بخش بنگلزئی : کیا محترم وزیر صاحب یہ ارشاد فرمائیں گے کہ اس کالج کے بورڈ آف گورنرز کے نام کیا ہیں اور ان کو Nominate کون کرتا ہے ؟

جناب چیئرمین : جناب لالیکا صاحب آپ کے پاس یہ اطلاع ہے ؟

Mr. Abdul Sattar Lalika : I will require fresh notice.

جناب چیئرمین : جناب پروفیسر صاحب ۔

پروفیسر خورشید احمد : جواب میں یہ کہا گیا ہے : "The total strength of the students is 60" جب کہ محترم وزیر صاحب نے ابھی کہا ہے کہ ۳۶۰ ہے اور "A" کلاس میں ۶۰ ہوتے ہیں یہ معاملہ کیا ہے ؟

Mr. Chairman : I think he is talking of the annual in take.

Next question.

Delay in Booking and Connecting Trunk Calls

25. ***Syed Mazhar Ali :** Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) the measures being adopted by the Telephone Department redress the complaints of delay in booking and connecting the inland and overseas trunk calls in the country : and

(b) whether there is adequate number of operators engaged in booking inland and overseas trunk calls in the country : if not the reasons therefor ?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak (read by Sardar Fateh Muhammad M. Hussain) : (a) To avoid complaints of delay in booking and connecting inland and overseas trunk calls maximum staff is employed during peak load hours (*i.e.* 0900—1300 hours). Also Auto-mation has been introduced at many towns.

(b) Yes, there is adequate number of telephone operators enagaged in booking and connecting Inland and Overseas Trunk Calls in the Country. Such staff is increased according to the requirement when traffic increases.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال ؟

سید مظہر علی : جناب، سوال کے حصہ "ب" میں وزیر موصوف فرماتے ہیں کہ

Adequate number of telephone operators are engaged in booking and connecting inland and overseas trunk calls.

آج جناب عالی میں نے ساڑھے چار سے پانچ بجے تک ۱۰۲ پر مستقل طور پر کوشش کی اور وہ مجھے busy ملا یا کوئی جواب نہیں آتا تھا ۔ کیا یہ بتائیں گے کہ آیا کوئی ایسا سٹینڈرڈ ہے کہ اتنی ٹیلی فون لائینوں کے لیے اتنے ٹیلیفون آپریٹرز ہوتے ہیں ؟

سردار فتح محمد ایم حسنی : جناب، ٹرنک کالوں کے ساتھ ساتھ عملہ بڑھایا جاتا ہے ۔

جناب چیئرمین : نہیں ۔ وہ فرما رہے ہیں کہ کوئی ایسا فارمولا ہے کہ اگر دس ٹرنک کالز ہوں تو ایک آدمی ہوگا یا اگر سو ہوں گی، تو دس ہوں گے اس طرح کا کوئی معیار مقرر ہے یا نہیں ہے ؟

سردار فتح محمد ایم حسنی : نہیں ایسا کوئی معیار مقرر نہیں ہے۔

پروفیسر خورشید احمد : سر! میرا مطالبہ بھی یہی ہے کہ جو ڈائریکٹ ڈائیلنگ ہے اس میں بجز رات کو ۱۲ بجے سے لے کر صبح ۵ بجے تک انٹرنیشنل کالز ملنا ناممکن ہے۔ اور Through operator آپ جائیے تو گھنٹوں کوشش کرنے کے بعد operator نہیں ملتا ہے۔ اس میں انکوائری بھی ہونی چاہیئے اور جیسا کہ چیئرمین صاحب نے فرمایا کہ کوئی نہ کوئی تناسب ہونا چاہیئے کہ پریشر کتنا ہے اور کتنے آدمی اس کو ہینڈل کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین : ہو سکتا ہے کہ دوسری سائیڈ پہ اس وقت لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ جناب بلوچ صاحب۔

جناب محمد اسحاق بلوچ : جناب! کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ آپریٹر کا تعلیمی معیار کیا ہوتا ہے؟

سردار فتح محمد ایم حسنی : سر! اس کے لیے ایف اے - ایف - ایس - سی تعلیم ہوتی ہے۔

جناب محمد اسحاق بلوچ : سر! کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ وہ غیر اخلاقی طریقے سے کیوں پیش آتے ہیں؟ اور ان کا اخلاقی معیار کیا ہے؟

سردار فتح محمد ایم حسنی : اگر ایسی کوئی بات ہے تو ہمارے نوٹس میں لائیں ہم اس پر ایکشن لیں گے۔

جناب محمد اسحاق بلوچ : میں جو بتا رہا ہوں اور کیا بات ہے جو نوٹس میں لاؤں

جناب چیئرمین : اگلا سوال نمبر ۲۶ - مولانا کوثر نیازی صاحب۔

SIXTH ALL-PAKISTAN WRITERS CONFERENCE

26. ***Maulana Kausar Niazi:** Will the Minister for Education be please to state :

(a) the names of those writers who have been awarded prizes on the occasio of Sixth Writers Conference and the nature of services rendered by them for th country :

[Maulana Kausar Niazi]

(b) whether prizes were also awarded to progressive writers in the said conference, if so, the names of such writers and if not, the reasons thereof: and

(c) whether the names of late Professor Waris Mir and Mr. Abdullah Malik were also considered for prize award for their creative and research work, if not, the reasons thereof?

Syed Sajjad Haider: (a) List of Writers who were awarded prizes for the Hijra year 1403 and 1404 on the occasion of Sixth All-Pakistan Writers Conference may be seen at Annex I.

Prizes are given on the marit of individual books entered for consideration and not on the basis of total literary services rendered by an author.

(b) No prizes were awarded to progressive writer as such in the said Conference because on discrimination is made on the basis of any school of thought or specific view point of the authors except that books against the Ideology of Pakistan and Islam are not considered|entertained.

(c) No. The name of late Prof. Waris Mir was not considered because he has published no books and that of Mr. Abdullah Malik, because his publications are not works of literary merit.

1403 A.H. (OCTOBER 1982 TO OCTOBER 1983)

Rs.

1. Urdu Poetry:

Allama Dr. Mohammad Iqbal Award 40,000

"Firkar" by Amjad Islam Amjed, D-88 Allama Iqbal Road, Lahore.

2. Urdu Prose:

Baba-e-Urdu Dr. Abdul Haq Award 40,000

"Hind Yatra" by Mumtaz Mu[illegible] No. 22, St. No. 32, F-6/1, Islamabad.

3. Punjabi:

Waris Shah Award 20,000

"Ek Ratt Ravi Dee" by Najam Hussain Syed, 49-Jail Road, Lahore.

4. Sindhi:

Shah Abdul Latif Bhitai Award 20,000

"Tehqiqd Jo Fun" by Dr. Ghulam Hussain, Pakistan Studies Centre, Sind University, Jamshoro, Hyderabad.

5. Pushto :	Rs.
Khushhal Khan Khattak Award	20,000
" Rehman Baba " by Prof. Dawar Khan, Daud Govt. College Peshawar.	
6. Saraiki :	
Khawaja Fareed Award	20,000
" Chholian " by Mohammad Ismail Al madani, Raseolpur, Teh. Jampur, Distt. D.G. Khan.	
7. Baluchi :	
Mast Tauq Ali Award	20,000
" Jallar " by Ghani Tariq, C/o Rukhshan News Agency. Punjgor, Baluchistan.	
8. English :	
Patras Bokhari Award	20,000
" The Bride " by Bapsi Sidhwa, C/o Macdonald & Co., (Publisher) Ltd. Maxwell House 74. Worship Street, London EC 2 AZEM.	

1404 A.H. (OCTOBER, 1983 TO SEPTEMBER 1984)

1. Urdu Poetry :	
Allama Dr. Mohammad Iqbal Award : ..	40,000
" Khud Kalami " by Mrs. Parveen Shakir, 11-B, St. 71. F-8/3/ Islamabad.	
2. Urdu Prose :	
Baba-e-Urdu Dr. Abdul Haq Award	40,000
" Gard-e-Rah " by Mr. Akhtar Hussain Raipuri, 2-153 E. P.E.C.H. Society, Karachi.	
3. Punjabi :	
Waris Shah Award	20,000
" Moulvi Ahmed Yaar : Fikr-te-Fun " by Dr. Shehbaz Malik Supdt, Hostel No. 8, Sultan Tipu Shaheed Hall, Punjab University New Campus, Lahore.	

4. Sindhi :

Shah Abdul Latif Bhitai Award 20,000

"Jam Jamote en Jamia" by Ali Ahmad Brohi, Flat No 5-A, Prince Complex Frere Town Quarters, Near Clifton Bridge, Clifton Road, Karachi.

5. Pushto :

Khushhal Khan Khattak Award 20,000

"Mizrab" by Mr. Tahir Kalanchvi (Late), C/o. Qari Hazrat Gul, Qaumi Dawakana, Chaye Bazar, Bannu City.

6. Saraiki :

Khawaja Fareed Award 20,000

"Jhakkhar Jhooley" by Mr. Saleem Ahsan, C/o. Mianwali Academy, 3-F, Muslim Bazar, Mianwali.

7. Baluchi :

Mast Tauq Ali Award 20,000

"Guldasta-e-Qaumi" by Meer Mohammad Eas Qaumi. C/o Qazi Abdul Rahim Sabir, Baluchi Academy, Rexer Lane Liari Quarters, Karachi.

8. English :

Patras Bokhari Award 20,000

"Jawan to General" by General (Retd.) Mohammad Musa H. J. Governor Baluchistan, Quetta.

مولانا کوثر نیازی : کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : اگلا سوال نمبر ۲۷ سید ذوالفقار علی چشتی صاحب۔

PURCHASE AND SALE OF GOLD

27. *Syed Zulfiqar Ali Chishti: Will the Minister for Justice and Parliamentary Affairs be pleased to state :

(a) whether any law exists governing the purchase and sale of gold in the country, if so since when ; and

(b) if answer to (a) above be in the affirmative whether any amendment is likely to be made in the law in question with a view to removing its bias against the buyers and make it more equitable between the buyer and seller of gold ?

Mr. Wasim Sajjad: (a) No.

(b) Does not arise.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال ؟

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا وزیر قانون ازراہ کرم یہ بیان فرمائیں گے کہ "جی نہیں" کی وجوہات کیا ہیں ؟

جناب چیئرمین : کل تک تو آپ کوئلے کی بات کر رہے تھے آج سونے کی بات کر رہے ہیں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : وہ کالا سونا تھا اور یہ صرف سونا ہے۔

جناب وسیم سجاد : جناب والا ! سوال یہ ہے کہ کیا ایسا کوئی قانون ہے جو سونے کی خرید و فروخت کو ریگولیٹ کرتا ہو، اسکا جواب ہے "جی نہیں" - اس کی وجوہات یہ ہیں کہ ایسا کوئی قانون نہیں ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا آپ آئندہ ایسا کوئی قانون بنانے کے موڈ میں ہیں ؟

جناب وسیم سجاد : جی فی الحال ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے

پروفیسر خورشید احمد : جناب اسٹیٹ بنک کے کچھ رولز سونے کی بابت ہیں ؟

جناب وسیم سجاد : وہ امپورٹ اور ایکسپورٹ کے بارے میں ہیں سیل اور پرچیز کے بارے میں نہیں ہیں - امپورٹ اور ایکسپورٹ صرف سٹیٹ بنک کی اجازت سے ہو سکتی ہے وہ بھی under specified conditions

پروفیسر خورشید احمد : امپورٹ اور ایکسپورٹ بھی سیل اور پرچیز ہی کی شکل ہے۔ ڈومیسٹک اور انٹرنیشنل دونوں سیل اور پرچیز کی شکل ہیں۔

Mr. Wasim Sajjad : Sir, the import and export of gold iş regulated by the Foreign Exchange Regulation Act and it is banned unless with the specific permission of the State Bank.

جناب چیئرمین : خرید و فروخت سے عام مطلب ملک کے اندر جو خرید و فروخت ہے وہ لیا جا رہا ہے ۔ تو وہ صحیح ہے ۔ جناب جاوید صاحب ۔

Mr. Javed Jabbar : Would not the honourable Minister agree that the absence of such law encourages the multiplication of jewellery retail trade without any regulation whatsoever and, in fact, encourages smuggling.

Mr. Wasim Sajjad : I would not agree with that suggestion. As I said, import and export is regulated but there is no law regulating the sale and purchase of gold inside Pakistan

Mr. Chairman : Thank you

Next Question.

INTER-PAK INN SUKKUR CASE

28. *Syed Zulfiqar Ali Chishti (Put by Ahmad Mian Soomro): Will the Minister Incharge of the Aviation Divsion be pleased to state :

(a) the number of committees set-up by the government from 1985 to-date to enquire into the various cases of corruption ;

(b) the total number of meetings held by the committee set-up for the investigation of the Interpak Inn Sukkur case ;

(c) the progress made so far in the said case ; and

(d) the reasons of delay in finalising this case ?

Rana Naeem Mahmud Khan : (a) The Aviation Division has not set up any committee of this nature.

(b) The Aviation Division has not set up any committee for investigation of the Inter Pak Inn Sukkur case.

(c) & (d) Do not arise.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Supplementary, Sir.

Mr. Chairman : Yes please.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, in the question part (a) says :

"The number of committees set-up by the Government from 1985 to-date to enquire into the various cases of corruption."

So the reply should have stated the number of committee setup on the subject.

Mr. Chairman : The implicit assumption was that the question deals with Aviation Division. It is addressed to the Aviation Division and if you read part (b) thereof it would be clear that the mover of the question really intended to ask a question about the Aviation Division. The reply to that extent is correct. It was not a general question.

Mr. Ahmed Mian Soomro : It is a joint responsibility, Sir. Therefore, whatever Division has set up a committee on the subject it would be the Government.

Mr. Chairman : No. This was not a question about corruption generally or the committee set up to eradicate corruption generally. This was in regard to a particular Division with reference to a particular incident that had taken place in that Division.

Mr. Ahmed Mian Soomro : As far as (b) is concerned may I ask them a supplementary question with your permission?

Mr. Chairman : You certainly can but that would require a fresh notice because off-hand probably it would be difficult for him (the Minister) to answer it.

Mr. Ahmed Mian Soomro : For (b) Sir, if you permit.

Mr. Chairman : Yes, please go ahead.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Whether the National Assembly or Government set up any committee for investigation of the Inter Pak Inn sale ?

Rana Naeem Mahmud Khan : Sir, the National Assembly of Pakistan under the direction of the Speaker of National Assembly had set up a special committee to look into the case of Inter Pak in Sukkur.

Mr. Ahmad Mian Soomro : What has been the result of that Sir, may I ask the Minister?

Rana Naeem Mahmud Khan : Sir, we are not aware of the result as yet.

Mr. Chairman : Has not the committee submitted any report yet?

Rana Naeem Mahmud Khan : No, Sir.

Mr. Chairman : Mr. Javed Jabbar.

Mr. Javed Jabbar : Thank you Mr. Chairman. If the Civil Aviation Authority comes under the purview of the Aviation Division. Is the Minister aware of the fate of the report compiled by the Member (Finance) of the Civil Aviation Authority, pin-pointing a number of irregularities committed in that body over the past five years till last year.

Rana Naeem Mahmud Khan : Sir, this has totally no relation to the question before the House. He is talking about a report compiled by the Civil Aviation Authority . . . .

Mr. Javed Jabbar : Whether the honourable Minister can determine the relevance of a question or a supplementary ?

Mr. Chairman : Please be patient.

Rana Naeem Mahmud Khan : Sir, I was submitting that the question posed has no relevance whatsoever with the question before the House at the moment.

Mr. Chairman : I think, the issue is simple, if you have the information and are in a position to tell . . . .

Rana Naeem Mahmud Khan : How can Sir?

Mr. Chairman : Right, then you say that you would require a fresh notice.

Mr. Javed Jabbar : Sir, the Minister has no right to pronounce judgement on whether it is relevant or not. I think that is for the Chair to decide.

Mr. Chairman : That is right. Professor Khurshid Ahmed.

پروفیسر خورشید احمد : میرے سپلیمنٹری کا تعلق جواب کے "اے" حصے سے ہے ۔ یعنی کمیٹی آپ نے نہیں بنائی ۔ اس کی وجہ آخر کیا تھی ؟ آیا وہاں کرپشن نہیں تھی یا کرپشن تو تھی لیکن کمیٹی نہیں بنائی ؟

Rana Naeem Mahmud Khan : Sir, as far as the Ministery is concerned there was no complaint received or nothing of this nature had come before the Division which could warrant the forming of a committee.

Mr. Chairman : Janab Ahmad Mian Soomro.

Mr. Ahmad Mian Soomro : Whether the Authority has any interest in the Inter Pak Inn before its sale?

Rana Naeem Mahmud Khan : I am sorry Sir, I did not get the first part.

Mr. Chairman : Has the Civil Aviation Authority any interest in this particular enterprise – the Inter Pak Inn Sukkur?

Rana Naeem Mahmud Khan : Not the Civil Aviation Authority Sir.

Mr. Chairman : Next Question No. 29. Syed Zulfiqar Ali Chishti.

SHIFTING OF DEPARTMENT OF LIBRARIES FROM KARACHI TO ISLAMABAD

29. ***Syed Zulfiqar Ali Chishti** : Will the Minister for Education be please to state :

(a) the date on which the Department of Libraries was shifted fro Karachi to Islamabad and the total amount spent on its shifting ;

[Syed Zulfiqar Ali Chishti]

(b) whether it is a fact that private transport was engaged for the shifting of books etc. despite availability of the Railway carriage facilities; if so the reasons thereof;

(c) whether tenders were invited for this purpose; and

(d) the total number of trucks used and the charges paid for each truck in connection with the shifting of all the record belonging to the Department of Libraries?

Syed Sajjad Haider (read by Mr. Abdul Sattar Lalika) : (a) Shifting of the Department of Libraries from Karachi to Islamabad was completed on 27-5-1981. The total amount spent on its shifting was Rs. 2,95,606.20.

(b) Yes, it is a fact that private transport was engaged for the shifting of Books etc. The reason for engaging private transport was safety of precious books and record and its easy availability as compared with Railway carriage.

(c) Yes, open tenders were invited from registered transporters.

(d) In all 34 truck trips were used for shifting of the entire Department and its units from Karachi to Islamabad. A sum of Rs. 4200 was paid for each trip of truck, being the lowest sum of the tender.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال ؟

جناب شاد محمد خان : کیا جناب وزیر صاحب یہ بتلائیں گے کہ آیا لاجسٹک سیل کی گاڑیوں سے یہ استفادہ نہیں کیا جا سکتا تھا ؟

جناب عبدالستار لالیکا : جب ٹینڈر ایڈورٹائز کئے گئے تو اس میں محکمے نے کم سے کم ریٹ کو لیا ۔ اس میں لاجسٹک سیل بھی اپلائی کر سکتا تھا ۔

جناب چیئرمین : صحیح ہے ۔ اگلا سوال ! پروفیسر خورشید احمد ۔

پروفیسر خورشید احمد : ضمنی سوال ۔ کیا وزیر محترم یہ بتا سکیں گے کہ گورنمنٹ کے دوسرے اہم ریکارڈ کو کراچی سے اسلام آباد منتقل کرنے کے لیے کیا ذریعہ اختیار کیا گیا ہے آیا وہ بھی اسی طریقے سے پرائیویٹ ٹرکس سے یا کوئی دوسرا طریقہ تھا ؟

Mr. Chairman : **In what period and** in which particular year? Because Government record has been coming from Karachi to Islamabad for the last forty years.

پروفیسر خورشید احمد : پچھلے دس سال میں یا اس کے لگ بھگ، یہ ۸۱ء کا معاملہ ہے یعنی اس کے لیے خاص طور پر پرائیویٹ ٹرکس کیوں استعمال ہوئے ؟

Mr. Chairman : Mr. Lalika, have you got the information?

جناب عبدالستار الایکا : نہیں جی - یہ انفارمیشن تو میرے پاس نہیں ہے -

جناب چیئرمین : صحیح ہے - اگلا سوال ! جناب خواجہ کمال الدین انور صاحب، نمبر ۳۰ -

EDUCATION STANDARD OF PRIMARY SCHOOL

G 7-3/4 ISLAMABAD

30. * **Khawaja Kamal-ud-Din Anwar** (Put by Mr. Shad Muhammad Khan) : Will the Minister for Education be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the educational standard of Federal Government Primary School No. 6, G-7|3-4 is falling day by day ;

(b) whether some parents have also complained against this state of affairs in the school and if so; and

(c) the steps being taken by the Government to improve the performance of the teachers of the said school and to redress the grievances of the parents?

Syed Sajjad Haider : (a) The Educational standard of Federal Government Educational Institutions as a whole, and that of Primary School No. 6, G-7|3-4 in particular has been quite satisfactory as would be evident from the results of external examination of Class-V, conducted by the Federal Directorate of Education, of last three years, as tabulated below in respect of the said school.

Year	Total Students in Class V	Total appeared in examination	Pass	Fail	Percentage
1985 ..	122	122	121	1	99%
1986 ..	117	116	105	11	91%
1987 ..	160	159	156	3	98%

[Syed Sajjad Haider]

(b) No.

(c) Several steps, associated with training and re-training of teachers, on the job orientation through supervisory structural services, incentives for outstanding performance of teachers|Heads of Institutions, better logistic facilities in terms of Laboratory and Library facilities constitute some of the ingredients for the improvement of institutions.

جناب چیئرمین : سپلیمنٹری ؟ نہیں ہے ۔ جناب عبدالرحیم میرداد خیل صاحب نمبر ۳۱ ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب ! رانا صاحب مذاکرات میں مشغول ہیں ۔

جناب چیئرمین : رانا صاحب آپ کا سوال ہے ۔ آپ اپنی سیٹ پر آجائیں ۔

BIG CARDS IN THE USE OF ARMY OFFICERS

31. *Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel: Will the Minister for Defence be pleased to state whether it is a fact that Army officers and their families still use 1800 cc big cars with free petrol for shopping, excursion trips and carrying children to schools; if so the reasons thereof?

Rana Naeem Mahmud Khan: No.

جناب چیئرمین : جناب میرداد خیل صاحب ضمنی سوال ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا وزیر محترم یہ بیان فرمائیں گے کہ جو آرمی کے افسران ہیں ۔ یہ آخر آمد و رفت کس ذریعے سے کرتے ہیں اور ان کو جو پٹرول دیا جاتا ہے اس کی مقدار کتنی ہوتی ہے ؟

Rana Naeem Mahmud Khan : Thank you Sir, the Officers entitled for use of cars are also allowed to use them for non duty purposes provided they do not draw conveyance allowance and I think Sir, those officers who are entitled for the use of cars, have a free use of cars.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : آرمی کے افسران یعنی کرنل تک یا میجر تک کس گریڈ تک استعمال کر سکتے ہیں ۔ اس کا کیا معیار ہوتا ہے ۔ ان کو کتنا الاؤنس دیا جاتا ہے ۔

Mr. Chairman : Rana Sahib, have you got the information?

Rana Naeem Mahmud Khan :Thank you Sir, the Officers below Maj Genl. are not entitled for transport for private use.

جناب چیئرمین : نیکسٹ کوئسچن ۔ جناب قاضی عبداللطیف صاحب ۔

MIRZAI TEACHERS

32. ***Qazi Abdul Latif** : Will the Minister for Education be pleased to state :

(a) the total number of Lecturers, Assistant Professors who belong to Qadiani or Lahore groups of Mirzais and teach Islamiat, Arabic, Islamic History and Pakistan studies in different schools and colleges of the country indicating also their number in each grade; and

(b) The action taken since 1947 to remove non-Muslims from these sensitive posts and the expected time by which the action will be completed?

Syed Sajjad Haider : The information is being collected and will be placed on the Table of the House.

قاضی عبداللطیف : جناب والا! میرا خیال ہے کہ سابقہ اجلاس ختم ہونے کے ساتھ متصل ہی میں نے یہ دیا تھا۔ دو مہینے کا عرصہ درمیان میں ہو گیا ہے جب کہ اس کے لیے کم ازکم چودہ دن ہوتے ہیں۔ جب دو مہینے کے اندر بھی معلومات اکٹھی نہیں کی گئیں تو معلوم ہوتا ہے کہ دیدہ دانستہ ایسا کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین : سوال جو آپ کا تھا یہ ۱۹ نومبر کو منسٹری کو بھیجا گیا تھا ۱۹ نومبر ۱۹۸۷ء کو، اس کے ایڈمٹ کرنے میں کچھ ہماری غلطی ہے کچھ آپ کی غلطی ہے۔ وہ یہ ہے کہ

The action taken since 1947 to remove non Muslims from the sensitive posts.

سن ۴۷ سے لے کہ یہ جو آپ فرماتے ہیں کہ sensitive posts پر جو لوگ ہیں ان کے خلاف، یعنی پورے چالیس سال کا ریکارڈ کسی کو دیکھنا پڑے گا تحقیق کرنی پڑے گی تب ممکن ہو سکے گا کہ آپ کو جواب دیا جا سکے۔ تو یہ پیریڈ یا تو مجھے ریڈیوس کرنا چاہیئے تھا یا آپ خود ہی یہ سوچتے کہ اس پر کتنا وقت لگے گا۔ دو مہینے میں اس کا جواب ناممکن ہے اگر ریکارڈ بھی مہیا ہو۔ بہر حال۔

قاضی عبداللطیف : کیا ہم یہ توقع رکھیں کہ آئندہ اجلاس میں وہ جواب دے دیں گے۔

جناب چیئرمین : ہم بھی ان سے عرض کرتے ہیں کہ جہاں تک ممکن ہو سکے تو جواب دے دیں۔ اگر پورے چالیس سال کا ریکارڈ ان کے پاس نہیں ہے تو جتنا ریکارڈ موجود ہے وہ بتا دیں۔

Next question No. 33. Mr. Mohsin Siddiqui.

IMPLEMENYATION OF SPECIAL DEVELOPMENT SCHEMES

33. ***Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui** : Will the Minister for Local Government and Rual Development be pleased to state :

(a) whether the government will consider a proposal to set up a special agency, at the Federal level, to implement the special development schemes identified by MNA's and Senators : and.

(b) whether the government has adopted some system of accountability to ensure timely implementation of special development schemes ?

Mr. Iqbal Ahmad Khan : (a) No.

(b) Scheme under the Special Development Programme are implemented through the concerned Line Departments of the Provincial Government, Local Government and Rural Development Departments and Local Councils. The Planning and Development Departments of the Provincial Governments periodically review the pace of implementation and release of funds and keep the Federal Government in the Ministry of Local Government and Rural Development and the Planning Commission informed.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Would the honourable Minister kindly inform the House as to what extent the development schemes of 1985-86 and 1986-87 have been implemented I mean the percentage-wise?

Mr. Iqbal Ahmad Khan : I am afraid, this information is not available with me at the moment.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Is the honourable Minister aware that in case of a very senior Senator and a brother Member like Mr. Hasan A. Shaikh, his project for a hospital at a very needy locality **is awaiting implementation** because of the vagaries at the provincial level for the last two years?

Mr. Chairman : Why don't you or Mr. Hasan A. Shaikh ask a specific question to that effect. I think, the answer would be available in that case.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : No, because he says that they are being implemented very nicely and probably the Minister knows this fact. Because this fact has been brought to the notice of the Prime Minister even.

Mr. Chairman : When you ask for information in just broad terms, the pace of implementation of the development programme, now suggested by whom, suggested by the Senate, by the Assembly, by which Member, in what province? He cannot answer a question like this.

Mr. Mohammad Mohsin Siddiqui : My questin was – whether the Government will consider a proposal to set up an agency at the federal level to implement the special development schemes identified by MNAs and Senators and this question was not just an academic question. This was intended to register a feeling that these schemes are not being implemented under the procedure that has been adopted. But the learned Minister has said 'no' without any explanation, without any reason . . . *(Interruptions)*. .

Mr. Chairman : An explanation has been given in Part (b) of the reply but I think, the Minister can elaborate it further, if you desire.

Mr. Mohammad Mohsin Siddiqui : That is only a procedural information.

Mr. Iqbal Ahmad Khan : Sir, I can provide any specific information which the honourable Member wants to have. If he gives me a fresh notice, I can provide him the specific information with regard to a particular case or the schemes of an honourable Member. The information will be provided.

Mr. Chairman : Right.

Mr. Mohammad Mohsin Siddiqui : Second supplementary, Sir. Whether the honourable Minister would consider the desirability of setting up of such an agency as there are numerous complaints that these development schemes which are very useful for the locality, and the area and the region they are being delayed for no rhyme or reason at the provincial level?

Mr. Iqbal Ahmad Khan : Sir, this is already given in reply in part (a) of the queston.

Mr. Chairman : What he is suggesting is that you might consider it further.

جناب اقبال احمد خان ۔ اگر یہ کوئی معقول تجویز دیں گے تو انشاءاللہ اس پر غور کریں گے ۔

جناب چیئرمین : شکریہ! جناب شیریں دل خاں صاحب۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی : آڈٹ کون سی ایجنسی کرتی ہے فیڈرل گورنمنٹ کرے گی یا صوبائی حکومت ؟

Mr. Chairman : Audit of the funds or audit of the projects.

Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi : Funds and projects together, Sir.

جناب اقبال احمد خان : سارے گورنمنٹ فنڈز ہمیشہ آڈٹ ہوتے ہیں جناب۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی : کون کرے گا ؟

Mr. Chairman : I think, there is only a common audit for the provinces as well as for the Federal Government. There is no separate audit. The Auditor General is one.

قاضی عبداللطیف : میں جناب محترم وزیر صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ کیا یہ صحیح ہے کہ بجلی کی توسیع اور بجلی کی ترقیاتی سکیمیں، جو دی گئی ہیں وہ ایم این ایز کے لیئے ۵۵ فیصد اور ایم پی ایز کے لیے ۴۴ فیصد ہیں اور سینیٹرز کا اس میں کوئی حصہ نہیں ہے کیا وہ بھی ترقیاتی سکیموں میں آتے ہیں، یا نہیں ؟

جناب اقبال احمد خان : جناب والا! یہ انفارمیشن تو میرے پاس نہیں ہے لیکن اگر ان کا فرمان یہ ہو کہ . یہ پرائم منسٹرز سپیشل ڈویلپمنٹ پروگرام میں سے ہو تو میں عرض کروں گا کہ بجلی کی سکیمیں ابھی نہ ایم این ایز کے لیے اور نہ سینیٹرز کے لیے اس سپیشل پروگرام میں شامل ہیں۔

جناب چیئرمین : سپیشل پروگرام یا ہیلتھ کے لیے تھا یا ایجوکیشن کے لیے تھا جہاں

[Mr. Chairman]

تک مجھے یاد پڑتا ہے اور جو لیٹرز ممبران صاحب کو سرکولیٹ کیے گئے تھے اس میں بجلی کا تو ذکر ہی نہیں نکلا۔

جناب اقبال احمد خان : جی نہیں۔

قاضی عبداللطیف : کیا یہ قومی اسمبلی والوں کو لیٹرز دیئے گئے ہیں کہ ۵۵ فی صد دیہات کے لیے وہ مہیا کریں گے اور ۴۴ فیصد ایم پی ایز۔

جناب اقبال احمد خان : جناب یہ درست نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : درست نہیں ہے۔ یہ تو تین سے زیادہ ضمنی سوال ہو گئے ہیں چلیں آپ بھی پوچھ لیں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب والا! کیا پاکستان مسلم لیگ کے سیکرٹری جنرل از راہ کرم یہ بیان فرمائیں گے کہ سینٹ کے حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے . . . .

جناب چیئرمین : بحیثیت منسٹر ان سے آپ پوچھ سکتے ہیں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : تو مسلم لیگ کے سیکرٹری جنرل کے عہدے سے انہوں نے استعفیٰ دے دیا ہے؟

جناب چیئرمین : آپ ان کو یہاں صرف بحیثیت منسٹر ریفر کر سکتے ہیں بحیثیت سیکرٹری جنرل ریفر نہیں کر سکتے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا وزیر بلدیات از راہِ کرم یہ بیان فرمائیں گے کہ سینٹ میں حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے رکن کے فنڈز جو منجمد کیے گئے ہیں اس کی وجوہات بتا سکیں گے؟

جناب اقبال احمد خان : ابھی تک تو جناب کسی کے فنڈز منجمد نہیں کیے گئے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب والا! آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ آپ کے دفتر کے ہم نے بہت ہی طواف کیے اور آپ نے مجھے ایسے ہی ٹرخا دیا کہ آج آؤ اور کل آؤ اور یہ کروں گا اور وہ کروں گا۔ آپ کو کیسے نہیں معلوم، آپ

نے پورے ہاؤس میں غلط بیانی سے کام لیا ہے اور آپ کے پاس قاضی حسین احمد صاحب بھی باقاعدہ گئے اور آپ سے بات کی اور آپ کہہ رہے ہیں میرے علم میں نہیں ہے تو ایسی حالت میں تو قرآن حکیم فرماتا ہے خیر وہ آیات اور ترجمہ جو ہے وہ آپ خود ہی اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔

جناب اقبال احمد خان : جناب والا ! معزز سینیٹر نے درست نہیں فرمایا کہ وہ کبھی میرے دفتر کے طواف کرتے رہے ہیں۔ ایک دفعہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ میری سکیموں پر عمل نہیں ہو رہا۔ میں نے انہیں گزارش کی کہ آپ کی اسکیمیں منظور کر کے صوبائی حکومت کے پاس بھیج دی گئی ہیں وہاں پر رابطہ کریں ، اگرچہ میرے فرائض میں شامل نہیں تھا لیکن میں نے کوئٹہ کے دورے کے دوران پھر چیف منسٹر صاحب سے بات کی اور انہوں نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس انہیں بھیجیں اگر کوئی پرابلم ہوا تو حل کریں گے۔ تو میں نے ان کی خدمت میں گزارش کی کہ آپ ان سے رابطہ قائم کر لیجیئے گا اور اس کے بعد اس لمحے تک انہوں نے مجھے کوئی شکایت نہیں کی۔

جناب چیئرمین : کہیں یہ وجہ تو نہیں ہے کہ کوئٹہ میں درجہ حرارت نقطہ انجماد سے گر گیا ہے جس سے یہ فنڈز بھی منجمد ہو گئے ہیں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : آپ اتنی تشریح نہ کریں ان کے لیے اتنی تشریحات کریں گے تو ان کے لیے ایک دلیل بن جائے گی۔

جناب چیئرمین : اگلا سوال نمبر ۳۴

SETTING UP PRIVATE AIRLINE COMPANY

34. ***Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui** : Will the Minister Incharge of the Aviation Division be pleased to state :

(a) whether there is any proposal under consideration of the government to set up an airline company in the private sector.

(b) the steps taken by the Government to improve the services of PIA ; and

[Mr. Mohammad Mohsin Siddiqui]

(c) the further programme if any, to expand the services of PIA inland and abroad ?

Rana Naeem Mahmud Khan : (a) No.

(b) Some of the measures taken to improve the services of PIA include induction of qualified manpower, automation of serveral aspects of service, procurement of sophisticated equipment expansion and modernisation of facilities.

(c) A well planned expansion programme is under implementation for building up an effective feeder service on the inland routes. In October, 1987 two new destinations—Sindhri and Khuzdar were added on PIA's network with increased operation on Sukkur route.

With effect from 4th January, 1987 PIA has started its operation on China—Japan route with B-747 instead of B-707 aircraft. Moreover PIA is actively considering extension of its flights to Canada and introduction of 6th service to New York apart from evaluating possibility of extension of its services to East and West Africa in the future.

Mr. Mohammad Mohsin Siddiqui : Would the Minister kindly inform the House whether PIA is capable to meet all the domestic requirements and the international routes.

Rana Naeem Mahmud Khan : Thank you, Mr. Chairman. I think, in my opinion, the PIA is serving the national needs well, Sir.

Mr. Mohammad Mohsin Siddiqui : What about the international needs?

Rana Naeem Mahmud Khan : Both internally and externally.

Mr. Chairman : Mr. Mohsin Siddiqui.

Mr. Mohammad Mohsin Siddiqui : Thank you, Mr. Chairman. This is not the specific answer, whether he has based it on his whim and his conjecture or some concrete, definite and documentary information?

Rana Naeem Mahmud Khan : Thank you, Sir. I have offered my own opinion, Sir. However, this matter was taken up by the Government at the highest possible level, which is, at the cabinet level, to review the possibilities of allowing or not allowing another airline domestically, and at that point, it was considered that the service available at the moment, at that point of time, was sufficient to cover the needs of the people of Pakistan.

Mr. Chairman : At any rate, answer to a question like this would inevitably involve some value judgement. Mr. Javed Jabbar.

Mr. Javed Jabbar: Sir, my supplementary was, as to the reasons why the Government has arrived at this conclusion that there is no need for a second airline but that is very unsatisfactorily answered by the Minister I do not think, that it is a comprehensive answer.

Mr. Chairman : To extract the comprehensive reply, I think, you either put a fresh question or ask more supplementaries.

Mr. Javed Jabbar : Sir, my colleague did ask a supplementary which I think, deserved greater amplification. You may not miss such a question by saying "we consider it is not feasible". It is not enough.

Mr. Chairman : I think, it has been adequately answered that in the context of consideration of a scheme for opening of an airline; they did come to the conclusion that it was not needed.

Mr. Mohammad Mohsin Siddiqui : Will the honourable Minister inform the House whether this monopolistic control by PIA has resulted in deterioration of their services and a lot of complaints from the passengers and the public.

Rana Naeem Mahmud Khan : Thank you, Mr. Chairman. Sir, in one of my submissions before the National Assembly, I had quoted some figures which indicated that in fact, the service of PIA had improved in every sector. I had also submitted at that time the figures which I do not have at the moment that the complaints received during the current year i.e., the year that has gone by, had in fact come down. I do not say that I am fully satisfied with the performance of PIA. There is definitely room for its improvement and every effort is made to satisfy the needs of our customers and passengers that travel in PIA. If there are any particular improvements that the honourable Members have to suggest, we would always welcome them. Thank you, Sir.

Mr. Mohammad Mohsin Siddiqui : Would the honourable Minister consider the desirability of appointing a committee of the House to investigate all the inefficiencies, corruptions and mismanagement in PIA and to suggest that measures should be taken to improve them and to give better passenger services both inland and international.

Rana Naeem Mahmud Khan : Thank you Mr. Chairman. The Committee on Defence of this House is fully empowered to take up this matter whenever they are pleased and I would be only grateful to them if they can spare time to visit PIA and let us have their opinion. Thank you, Sir.

قاضی عبداللطیف : میں گزارش کروں گا کہ ڈیرہ اسماعیل خان کے لیے سات دنوں کی پروازیں تھیں ۔ جب کہ وہ پانچ دن کر دی گئی ہیں ۔ ہمارے حصے میں تو

ہر کسے روز بہی می طلب زیاں یاں
مشکل ایں است کہ ہر روز بتر می بینم

ہمارے لیے تو یہ معاملہ ہو رہا ہے ۔

جناب چیئرمین : میرے خیال میں پی آئی اے بھی یہی کہتا ہے کہ مشکل ایں است کہ ہر روز بتر می بینم ، اس لیے سروسز کو کم کر دو کیونکہ نقصان ہو رہا ہے ۔

Rana Naeem Mahmud Khan : Sir, that may be true for some other sector but on this particular sector we have a problem of availability of aircraft because PIA had lost one Fokar aircraft in a crash in Peshawar and we are in the process of replacing that aircraft. We have purchased one and very soon we should be restoring the facility that was available to D.I. Khan.

جناب چیئرمین : چلیں آپ کا کام تو ہو گیا ۔

قاضی عبداللطیف : جناب والا ! میں یہ گزارش کروں گا یہ کب تک اسکی توقع کی جا سکتی ہے ؟ دوسرا یہ کہ ڈیرہ اسماعیل خان اور کوئٹہ تک کوئی بوئنگ چلانے کا بھی منصوبہ ہے ۔

Rana Naeem Mahmud Khan : Sir, as far as the resumption of the extra flight is concerned this would be included in our spring schedule which should come out, I think, in March, Sir. As far as extending the Boeing Service to that area is concerned that will have to be examined

whether the air field is capable of receiving a Boeing and also if there is sufficient traffic to allow a Boeing flight daily in that area. Thank you, Sir.

Mir Hussain Bakhsh Bangulzai : Supplementary, Sir.

Mr. Chairman : Yes please.

میر حسین بخش بنگلزئی : جناب وزیر موصوف ارشاد فرمائیں کہ کیا ان کے پاس پی آئی اے کا خضدار سے مکران تک سروس دینے کا کوئی پروگرام ہے ؟

Rana Naeem Mahmud Khan : Sir, I am sorry I have to ask for a fresh notice because I am not aware of it.

Mr. Chairman : Next question Mr. Mohammad Mohsin Siddiqui.

EXPEDITIONS JUSTICE AND SEPARATION OF JUDICIARY FROM EXCUTIVE

35. ***Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui** : Will the Minister for Justice and Parliamentary Affairs be pleased to state :

(a) the measures taken by the Government to provide quick and inexpensive justice to the people ;

(b) the expected time by which the constitutional requirement of separating judiciary from executive will be fulfilled ; and

(c) the government's plan to enforce Islamic Judicial system in the country ?

Mr. Wasim Sajjad : (a) The expeditious disposal of cases in courts is connected with the process of simplification of Judicial procedure which is a continuous exercise and the Government is very much cognizant of the task. A special cell has been created in the Justice Division to identify the causes of delay in Courts and to recommend steps to be taken to eliminate the delays. The cell is working and considerable progress has been achieved.

[Mr. Wasim Sajjad]

(ii) A Special Committee on Law Reforms has been appointed by the National Assembly to examine existing laws and suggest changes that may be considered necessary in the public interest and to suggest measures for enacting new legislation. The Committee has formed five sub-committes to examine the laws relating to Judicial System, Social Reforms, Anti-corruption, Islamization and Administrative laws. The Sub-committees are working on the task assigned to them.

(iii) As a step towards providing speedy justice, four additional posts of Judges in the Supreme Court and 30 such posts in hte High Courts have been created.

(iv) Establishment of a Federal Judicial Academy meant for the discipline and training of judges is at the anvil, and it is hoped that it will start functioning within two/three months.

(v) An Act to provide for the Establishment of Special Courts for speedy trials has been recently enacted by the *Majlis-e-Shoora* (Act XV of 1987).

(vi) Liaison is being maintained by the Justice Minister with the lawyers and judges with a view to identifying the causes of delay in judicial procedure and to devise the methodology to cut down such delays.

(vii) The Chief Justices' Conferences are being held from time to time to devise ways and means for the improvement and management of the Courts.

(b) So far as the Federal Government is concerned, there is no Federal Court which is not separately performing judicial functions. All Courts (Special Courts, Drug Courts, Courts of Special and Custom Judges, etc.) are under the administrative control of the Justice Division and the Supreme Court of Pakistan, High Courts and the Federal Shariat Court are separately performing judicial functions.

So far as the Magistrates are concerned, they are under the executive authority of the Provincial Governments.

(c) The Government is very much cognizant of the task of enforcing Islamic Judicial System. The Evidence Act of 1872 has already been replaced by *Qanoon-e-Shuhdat* Order, 1984, based on Islamic rules relating to Law of Evidence. A draft law for the Establishment of Qazi Courts is under consideration of the Government. A Sub-Committee of the Special Committee on law Reforms constituted by the National Assembly is also examining the draft law for the Esablishment of Qazi Courts.

Mr. Ahmed Mian Soomro : First of all, I would like to point out that the answer to (b) is irrelevant. The question at (b) is :

> "the expected time by which the constitutional requirement of separating judiciary from executive will be fulfilled;"

And the reply is :

> "So far as the Federal Government is concerned, there is no Federal Court which is not separately performing judicial functions. All Courts etc., are under the . . . ".

This answer does not appear to be relevant to the question part (b) Sir.

Mr. Wasim Sajjad : I will explain Sir, the intent of this answer is that as far as the courts under the administrative jurisdiction of the Federal Government are concerned there is no confusion of the executive and judicial functions. So, separation has taken place at all levels as far as the Federal Government Courts are concerned but there is a lack of separation between the executive and the judicial functions, as far as the Magistrate Courts are concerned, some of them at the Provincial level. So, this is what the purpose of this answer is Sir.

Mr. Javed Jabbar : Does not the honourable Minister agree that the fulfilment of a constitutional requirement even at a provincial level is the responsibility of the Federal Government?

Mr. Wasim Sajjad : Sir, the fulfilment of the constitutional responsibility is the responsibility of the Federal Government and the Provincial Governments, on everybody. The Constitution applies to all federal agencies, provincial agencies and also the people of Pakistan.

Mr. Javed Jabbar : In that context, what is the Federal Government doing to ensure that the Provincial Governments fulfil this constitutional requirement?

Mr. Wasim Sajjad : Sir, we have already taken up this matter with the provincial governments. They have some genuine difficulties. The difficulties are in the fields of finance & administrative problems & I had occasion to deal with the subject at great length also in the National Assembly where a motion was raised to the non-fulfil-ment of the constitutonal obligation and there I had given detailed reasons and the

[Mr. Wasim Sajjad]

various reasons were :

(1) that the constitutional obligaton pre-supposed is that the Constitution would be in operation continuously for 14 years. The Constitution remained suspended for 8 years during the Martial Law period. when the constitutional agencies were not effective enough or functioning to enforce the constitutional obligation.During this period some separation of the judicial and executive functions has been achieved. As far as the *Hadood* cases are concerned, they used to be tried by the Magistrates, they are now being tried exclusively by judicial tribunals under the jurisdiction of the Federal Shariat Court and the High Courts. Also Sir, in the province of Punjab and other provinces some Magistrates have been given exclusively judicial functions. They are called Judicial Magistrates and are under the administrative jurisdiction of the High Courts. Prior to that all Magistrates were exercising judicial as well as executive functions and were functioning under the control of executive government. So, to some extent this process is going on. The process of separation of the judiciary is a continuous process and we are further pressing the provincial governments to quickly try and achieve this constitutional objective of complete separation of the judiciary and the executive. Some progress has been made, but some progress still has to be made. This will take some time. It is impossible for me to say at this stage, that it will be one year, two years or three years but as far as we are concerned the Federal Government will try and achieve this objective in the quickest possible time.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, may I draw the attention of the learned Minister to the fact that during a debate in this honourable House it was stated that in order to have speedy justice it would be necessary to relieve the burden on the courts and for that a suggestion was given that they should consider the question of making as greater number of offences compoundable as they think would be feasible and that would almost reduce the 60% work load on the courts which would then be able to do speedy justice. Merely increasing the number of judges is not the remedy as has been proved by experience. If they make a law indicating, compoundable offences, which also is allowed in the Islamic laws, it would reduce the burden of the courts as in many cases those people come and give false evidence because they have compromised outside the court.

Mr. Chairman : Well, this is a suggestion perhaps a good one but not a question.

Mr. Wasim Sajjad : Sir, I would say that this matter is already under the consideration of the Government as to make some offences compoundable.

Mr. Hasan A. Shaikh : Sir, in the written reply to the question in part (a) (iii) it is stated :

> "As a step towards providing speedy justice, four additional posts of Judges in the Supreme Court and 30 such posts in the High Courts have been created".

This we have been hearing for the last nine or ten months. What is the obstacle in appointing these 30 High Court Judges?

Mr. Wasim Sajjad : Sir, there is no obstacle. The process of appointment of Judges is a consultative process. The appointments are made by the President after consultation with the Chief Justices of the High Courts, the Governors of the provinces, the Chief Justice of Pakistan and because the Governors act on the advice of the Chief Minister, they have to come from the Chief Minister to the Governor. We have asked for names of the honourable Judges who are to be appointed but because of this consultative process time is consumed. I must admit that more time has been consumed than would normally have been done in such cases but again, as I said, there is no delay as far as the Government's intention is concerned. We intend to fill up these pots as quicly as possible depending, of course, on the availability of suitable persons to man these jobs.

جناب چیئرمین : جناب قاضی عبداللطیف صاحب ۔ میرے خیال میں بہت سے سوالات ہو گئے ہیں ۔ آپ ایک سوال اور کرلیں ۔

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : I was not fortunate enough to catch your eye. I am the person who moved the question and I have some supplementaries.

Mr. Chairman : We will give you a chance. Yes Qazi Abdul Latif Sahib.

قاضی عبداللطیف : جناب والا ! میں وزیر محترم سے یہ گزارش کروں گا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ شعبہ انصاف میں ایک خصوصی سیل قائم کیا جا چکا ہے ۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ سیل کب قائم ہوا ہے اور اس سلسلے میں اسلامی نظریاتی کونسل نے جو بہت ساری سفارشات مرتب کی ہوئی ہیں اور بڑی تفصیل سے کی ہوئی ہیں کیا ان کو نظر انداز کر دیا گیا ہے ۔

جناب وسیم سجاد : جناب والا ! ہم کسی بھی سفارش کو نظر انداز نہیں کرتے ، چاہے وہ قاضی صاحب کی ہوں یا اسلامی نظریاتی کونسل کی طرف سے ہوں ، ہمارا فرض ہے کہ ہر چیز کو بغور دیکھیں اور جس چیز کو سمجھیں کہ اس پر عمل درآمد ہو سکتا ہے عمل درآمد کریں ۔ مقصد سب کا ایک ہے کہ یہ جو نظام ہے اس کو بہتر بنایا جائے ۔ اس سلسلے میں جو بھی سفارش آئے گی چاہے وہ کسی بھی جانب سے آئے ، اس کا بغور جائزہ لیا جائے گا اور اگر اس کو صحیح سمجھا گیا تو اس پر عمل درآمد ہو گا ۔

Mr. Chairman : Two more supplementries. One by Mr. Mohsin Siddiqui and one by Maulana Samiul Haq.

میرے خیال میں اس پر ایک درجن ضمنی سوالات ہو چکے ہیں قاضی صاحب جی ،

قاضی عبداللطیف : گزارش یہ ہے کہ یہ جواب جو اتنا لمبا ہے اس کے متعلق آپ یہ فرمائیں کہ اس کے بارے میں تین یا چار ضمنی سوال ہی ہو سکتے ہیں ؟ میرے خیال میں ، یہ ہماری حق تلفی ہو گی ، جب جواب اتنا لمبا ہے تو اس کے لیے چاہیئے کہ ضمنی سوال بھی زیادہ پوچھنے کی اجازت ہو ۔

جناب چیئرمین : اسی لیئے میں نے آپ کو موقع دیا اور وزیر صاحب سے عرض کیا کہ وہ ایوان کو اس سے مطلع کر دیں ۔ اس طرح وہ purpose serve ہو چکا ہے ۔ جی محسن صدیقی صاحب ۔

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Would the honourable Minister consider the desirability of not only increasing the number of Judges in the High Courts and Supreme Court but appointing on *ad hoc* basis ... both at the lower level, at the High Court level and, of course, at Supreme Court level and they should be entrusted with the job of dealing with pending cases which are of long standing. After two or three years when the arrears are cleared then we will be paving the way for a speedy judicial system.

Mr. Wasim Sajjad : Sir, the suggestion of the honourable Member appears to be that more judges should be appointed to the High Courts, to the Supreme Court and at the lower level.

Mr. Chairman : On *ad hoc* basis, if necessary.

Mr. Wasim Sajjad : Now, as far as the suggestion simpliciter is concerned, obviously there would be no objection to it. Everybody would say that to deal with pending cases appoint more Judges but, Sir, there are (1) financial constraints, (2) Judges have to sit in the court rooms and court rooms cannot be created in a day, (3) Sir, as far as the District Courts are concerned, again, we need space, we need residences for judges, we need staff for judges. So it is not a simple operation that if tomorrow we decide & we can have five hundred more Judges in Pakistan. Sir, this is a continuous process. My own view is that we have to now think of plans—five year plans or four year plans or three year plans for the judiciary. so that all this infrastructure can be created and then we can appoint judges. Moreover, Sir, the finance, as I said, is a major factor in this. We do not have unlimited resources to create unlimited number of judges. What we are trying to do is first of all try and get the maximum out of our existing judicial system which means improving the existing procedures and improving the efficiency of the existing judges. For that we are setting up a Federal Judicial Academy. We are trying to lay great stress on the training of Judges so that the existing material is able to give us more. We have to work within contraints and we would like to get the maximum out of our present situation.

Mr. Chairman : The ... supplementary by Maulana Samiul Haq, would be the last one.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, this is an important question, allow more supplementaries.

Mr. Chairman : More than a dozen have been put. Your rule says—only three. Considering the importance of the question I have given you all the indulgence that is required. Yes, Maulana Samiul Haq Sahib.

مولانا سمیع الحق : میں جناب آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ پوچھتا ہوں کہ کیا اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات ان کی نظر سے گزری ہیں اور اگر گزری ہیں تو کیا یہ بتا سکیں گے کہ وہ کیا ہیں، صرف اس کے ایک دو پوائنٹ بتا دیں۔

جناب وسیم سجاد : جناب والا! ان کی سفارشات میری نظر سے گزری ہیں، انہوں نے یہ سفارشات ایک کتابی شکل میں بھیجی ہیں۔

مولانا سمیع الحق : وہ ہم نے پڑھی ہیں، میرا خیال ہے کہ اگر آپ نے پڑھی ہیں تو ان میں سے ایک دو ہی بتا دیجئے۔

جناب وسیم سجاد : جناب والا! یہ سوالات کا سیشن ہے، کوئی میرے امتحان کا سیشن نہیں ہے کہ میں یہاں امتحان دوں کہ کتنا پڑھا ہے اور کتنا نہیں پڑھا۔

جناب چیئرمین : بالکل درست ہے۔

جناب وسیم سجاد : میرے دفتر میں آ جائیں، میں ان کو بتا دوں گا۔

مولانا سمیع الحق : جناب جب ہر ایک وزیر امتحان دیتا ہے تو یہ کیوں گھبراتے ہیں یہ تو ایک امتحانی پرچہ ہوتا ہے۔

Mr. Chairman : This is no question.

اگلا سوال ۔ جناب شاد محمد خان صاحب۔

قاضی عبداللطیف : ایک ضمنی سوال۔

جناب چیئرمین : بس . . . . ہو گیا . . . . جناب شاد محمد خان صاحب۔

قاضی عبداللطیف : بڑا اہم ترین سوال ہے۔

جناب چیئرمین : آپ اس کے لیے ایک علیحدہ سوال پیش کریں ۔ جناب شاد محمد خان صاحب

جناب شاد محمد خان : پوائنٹ آف آرڈر، سوال نمبر ۳۶، کے بارے میں لکھا ہوا ہے کہ جواب ابھی موصول نہیں ہوا ۔ جناب والا ! میں آپ کی توجہ اس سلسلے میں دلانا چاہتا ہوں کہ یہ سوال اگست کے اجلاس میں بھی اٹھایا گیا تھا اور اس وقت بھی مجھے یہی جواب ملا تھا کہ ابھی اس کا جواب موصول نہیں ہوا ۔ لیکن بعد میں دوران سیشن مجھے یہ جواب ملا جس میں partially اس کو ایڈمٹ کیا گیا ... اب سوال تو یہ ہے کہ کیا گورنمنٹ الرجک ہے کہ جب انہوں نے یہ ساری پراپرٹی ایکوائر نہیں کی، اور کچھ بیلنس رہتا ہے ۔ اور نہ تو اس کا possession دیتے ہیں اور نہ اس کا رینٹ دیتے ہیں۔ لہٰذا اس پر سپیشل کارروائی کی جائے اور اس پر غور کیا جائے ۔ یہ بڑی زیادتی ہے ۔

جناب چیئرمین : جہاں تک سوال کا تعلق ہے، یہ سوال ۲۶ نومبر کو وزارت کو بھیجا گیا تھا اور منسٹری نے as a remedy for allergy ابھی تک Incidal لینے کی ضرورت محسوس نہیں کی ۔ جناب رانا نعیم صاحب ۔

Rana Naeem Mahmud Khan : Sir, it is true that this question came up during the last session and we had promised a reply, and a reply was submitted. However, Sir, I would admit that the reply that was submitted was only a technical reply with which I am myself not satisfied; and the reply which I had received to this question was also not satisfactory because I have the information from the honourable Member which is contrary to the information being provided to me by the Ministry. So, I would need some time to have this matter checked on the ground before a proper reply can be given.

Mr. Chairman : Please expedite it so that we can have a proper reply by the next rota day.

Rana Naeem Mahmud Khan : Yes, Sir.

Mr. Chairman : Next question. Abdur Rahim Mir Dad Khel

FOREIGN EXCHANGE EARNED BY PIA DURING 1983–86

37. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel :** Will the Minister for Defence be pleased to state with reference to question No. 169 the total foreign exchange earned by PIA from 1983 to 1986 together with the heads under which earned, i.e. by the sale of Tickets, income from transportation of goods and other such heads etc ?

Rana Naeem Mahmud Khan : The required information is as under :—

Head of Account	Amount of foreign exchange earned Rupees in Million		
	1983-84	1984-85	1985-86
(a) Sale of tickets	4744	4305	4695
(b) Transportation of goods (including excess baggage) ..	1161	1410	1613
(c) Income from lease of aircraft.	—	—	169
(d) Others	220	269	300
	6125	5975	6777

جناب جاوید جبار : ضمنی سوال جناب

جناب چیئرمین : پہلے میر داد خیل صاحب کو ضمنی سوال پوچھ لینے دیجئے جی میر داد خیل صاحب ضمنی سوال پوچھنا ہے؟

جناب عبدالرحیم میر داد خیل : جی ہاں، کیا وزیر محترم یہ ارشاد فرمائیں گے کہ یہ تعداد جو دی گئی ہے اس میں کیا ملک کے اندر جو آمدنی ہوتی ہے وہ بھی شامل ہے یا نہیں۔

Rana Naeem Mahmud Khan : Sir, the question was regarding income in foreign exchange. So, obviously this would relate to the income of sale of tickets overseas.

Mr. Javed Jabbar : Supplementary, Sir. Would the honourable Minister comment as to why since 1983–84, onward "the sale of ticke tickets" PIA has not been able to recover the level achieved in 1983–84? What are the reasons?

Rana Naeem Mahmud Khan : Sir, this could be due to the drop in certain sectors of traffic which is in the Gulf sector Sir. The other is also the trend of fares in certain cases going down and so many other factors.

پروفیسر خورشید احمد : نہیں، اس زمانے میں انٹرنیشنل فیئرز تو بڑھے ہیں۔ کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ کیا یہ ایک حقیقت نہیں ہے کہ پی آئی اے کے بھی اور دوسری کمپنیوں کے بھی انٹرنیشنل ٹریولنگ فیئرز بڑھے ہیں کم نہیں ہوئے۔

Rana Naeem Mahmud Khan : Sir, as far as the declared fares are concerned, it is correct what the honourable Member has said but because of certain areas like United States where the air traffic is de-regulated, there is severe competition in which case we have to lower our rates in those areas.

Mr. Chairman : The question was about the sale of tickets that the sale has gone down from 4744 to 4695. Now this is a recovery from what the position was in 1984–85 when it had slumped down to 4305. Now, they have again gone up, and one can expect that probably the trend is on the up swing.

قاضی عبداللطیف : میں وزیر محترم کی توجہ اس طرف مبذول کراؤں گا کہ کیا انہیں یہ علم ہے کہ جب بھی کبھی ٹکٹ کے متعلق کہا جاتا ہے تو جواب یہی ملتا ہے کہ چانس پر ہے۔ اگرچہ وہاں دس بارہ سیٹیں بھی خالی ہوتی ہیں۔ تو کیا اس سے خسارہ نہیں ہو رہا ؟

جناب چیئرمین : جناب رانا صاحب۔

رانا نعیم محمود خان : جناب چیئرمین ! صورت حال ایسے ہے کہ جہاں تک ہمارے اندرون ملک پروازوں کا تعلق ہے یہاں پر ہمارا experience یہ بتاتا ہے کہ قریباً ۲۰

[Rana Naeem Mahmud Khan]

فی صد لوگ جو اپنی سیٹیں بُک کرواتے ہیں وہ سفر نہیں کرتے اپنی مجبوریوں کی بنا پر۔ اس لیئے ہم نے ایک پالیسی بنائی ہے کہ جو seats available ہیں ان سے دس فیصد زیادہ بکنگ کرتے ہیں۔ اور عموماً یہ دیکھا گیا ہے کہ وہ دس فیصد جو زائد بکنگ ہوتی ہے وہ سیٹیں سفر نہ کرنے والوں کی وجہ سے زائد بکنگ والے لوگوں کو مل جاتی ہیں۔ اگر ایسا کبھی ہو کہ جہاز میں خالی سیٹیں نظر آئیں تو اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جن لوگوں نے سیٹیں بُک کروائی تھیں انہوں نے سفر نہیں کیا۔ اور پاکستان ایک ایسا واحد ملک ہے جہاں پر ایک پلنٹی بھی رکھی گئی ہے کہ اگر آپ سفر نہیں کریں گے تو آپ کو cancellation چارجز دینے پڑیں گے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین : شکریہ ! جناب میرداد خیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا وزیر متعلقہ یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ چاروں صوبوں میں ٹریول ایجنسیوں کی تعداد کیا ہے ؟

Rana Naeem Mahmud Khan : Sir, I regret, I don't have this information.

جناب چیئرمین : وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے ایک سوال نمبر ۵۵ ہے جو کہ آخیر میں ہے اسکا جواب بھی نہیں آیا۔ تو وسیم سجاد صاحب اگر یہاں پہ ہیں تو نوٹ کرلیں کہ اسکا جواب آنا چاہیئے تھا۔ اسکو آپ دیکھ لیں۔

Mr. Wasim Sajjad : Sir, this was addressed to the Ministry of Justice and the Justice Ministry was of the opinion that it should to to the Ministry of Religious Affairs. That is why, at the moment, the delay has occurred. According to the Rules of Business, this should have been addressed to the Ministry of Religious Affairs.

Mr. Chairman : No, then you could have asked the Secretariat, we could have corrected it.

Mr. Wasim Sajjad : I think, we did that, that is why the delay has taken place.

میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی : سر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ وزیر صاحب نے میرے سوال نمبر ۵۰ کا جواب غلط دیا ہے ۔

جناب چیئرمین : اگر غلط ہے تو اسی جواب کو ریفر کر کے دوسرا سوال پوچھیں کہ یہ جواب غلط دیا گیا ہے ۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی : جواب سرے سے غلط ہے کہاں سے میں ٹھیک کہوں ۔

Because last time he said that there was no such action plan Action Plan is in their Education Ministry.

جناب چیئرمین : یہی میں عرض کر رہا ہوں کہ اسی کے متعلق آپ ایکشن پلان ان کو بھیج دیں کہ یہ ایکشن پلان آپ نے خود ہی ترتیب دیا ہوا ہے۔

So, the question four" is over and the rest of the questions or the replies to questions would be treated as read.

Mr. Javed Jabbar : But Mr. Chairman, out of 32 questions we have only been able to cover 15, and 17 are not going to be given the chance for supplementaries. I think this is very unfortunate. Is it not possible to take up some of the questions which deserve further elaborations in the next sitting.

Mr. Chairman : Well, it can happen but the thing is that it depends on the importance, if you ask questions where an answer would take hours, then I think the rest of the questions will have to go by default.

KARACHI INTERNATIONAL GATE WAY EXCHANGE

† 38. *Syed Mazhar Ali: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the total expenses incurred on the establishment, maintenance and running of the Karachi International Gateway Exchange so far;

(b) the total receipts from the Karachi Gateway Exchange; and

(c) the steps taken by the government to improve the international and inland trunk telephone facilities?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak:

(a) (i) Total expenses on establishment of International Gateway Exchange Karachi from the year 1980—87 ..	Rs. 36.763 (Million)
(ii) Total expenditure incurred on maintenance and running of International Gateway Exchanges Karachi from 1980—87	Rs. 26.058 (Million)

(b) Rs. 3354.81 (Million).

(c) The steps being taken to improve the International and inland trunk telephone facilities are given in the Annexure.

Annexure

The following steps are being taken to improve the International and inland trunk telephone facilities:—

(i) Increase in International|National circuits in International Gateway Exchange Karachi by 200|215 respectively.

(ii) Increase in International|National circuits in International Gateway Exchange Islamabad by 400|380 respectively.

(iii) Enhancing the capacity of the processing system in International Gateway Exchange II Karachi by 5 time.

† The questions being over the remaining questions and answers were placed on the Table of the House

(iv) Introduction of memory ticketing, prescription lists in International Gateway Exchange II Karachi which will improve the overseas calls service being provided to Sind and Baluchistan.

(v) 3 domestic satellite earth stations are being added at Gawader, Skardu and Gilgit which will have definite improvement in serving these areas for the purpose of overseas calls as well.

(vi) One 'A' type antenna is being added at Dehmandro Earth Station Karachi which will provide enhanced capacities for overseas circuits in addition to increased reliability.

(vii) Eastern carrier at Dehmandro to be increased from 132 to 192 channels to provide more international circuits to eastern countries.

MODERN HIGH WAY FROM KARACHI TO PESHAWAR

39. ***Syed Mazhar Ali**: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether Government has any plans for completing a modern highway from Karachi to Peshawar;

(b) whether private sector will be associated with the construction of this highway and if so the sectors of the proposed National Highway which are likely to be entrusted to the private sector for construction by arranging their own finances in return for the right to levy toll taxes to recover their investment: and

(c) plans for improving, renewing and/or widening the existing bridges on the National Highway from Karachi to Peshawar?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: (a) Yes.

(b) Yes. Cabinet has already approved construction of an additional carriageway along National Highway N-5 from Kharian to Rawalpindi and Chablat to Nowshera with private sector financing. Other sections of N-5 may be included if there is positive response by the private sector.

(c) The plan includes the construction of additional carriageway alongwith the new bridges and also reconstruction of bridges wherever required.

COMPENSATION FOR THE LAND ACQUIRED FROM THE CULTIVATERS OF CHAK NO. 24

40. ***Qazi Hussain Ahmad** : Will the Minister for Defence be pleased to state :

(a) whether any gazette notification was issued with regard to the land acquired from the cultivators of Chak No. 24 Southern in 1947 for the airport of Bhaghtanwala : if so, the number and date of the said notification : and

(b) if answer to (a) above be in the nagative, whether the Government has paid the compensation to the owners of the land in question, if not, the reasons therefor ?

Rana Naeem Mahmud Khan : (a) No.

(b) The compensation to the owners of the land in question (requisitioned during World War II and subsequently acquired in 1946-47) was to be paid in accordance with the award of compensation announced by an Arbitrator on 30-5-1971, after hearing the parties and examining the relevant records. The total amount of compensation has been deposited by the Government with District Collector|Land Acquisition Collector. It is now for the land owners to draw the compensation from District Collector/Land Acquisition Collector.

COMPETITIVE ADVANTAGES OF POSTAL LIFE INSURANCE

41. ***Mr. Javed Jabbar** : Will the Minister for Communications be pleased to state the competitive advantages/disadvantages of post office Insurance benefits as compared to benefits offered by other public and private insurance companies in the country ?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : There are only two insurance organisations in the country doing life business, namely, Postal Life Insurance (PLI) and State Life Insurance Corporation (SLIC).

2. PLI was established in 1884 as a welfare organisation to provide cheap and easy insurance cover to people particularly in the middle and lower income groups both in the urban and rural areas. It is not a profit earning organisation. Whatever profits are earned in course of its operations are distributed in entirety to the policy holders in the shape of bonus.

3. The current rate of bonus on PLI policies is as follows :—

(i) Whole Life Policies .. .. Rs. 54 per thousand per annum of the sum assured.

(ii) Endowment Assurance Policies .. Rs. 42 per thousand per annum of the sum assured.

As against the bonus rates of Rs. 46 and Rs. 39 given by the SLIC on whole Life and Endowment Assurance Policies respectively.

4. The operating cost of PLI is very low because of its utilisation of the vast postal infrastructure for canvassing, collection of premia and payment of claims.

5. A PLI Policy can be purchased for as small an amount as Rs. 100. Thus even the poorest can afford to take PLI policies.

6. PLI policy holders can pay premium in cash and also receive payment in any of over 120000 post offices in the country.

7. In case of the death of the policy holder. PLI charges premia only upto the month of death whereas in case of SLIC policies premia is charged for the entire year.

8. The rate of interest payable by PLI policy holders on loans obtained by them against their policies is lower than in the SLIC.

9. PLI allows bonus even on paid up policies whereas the SLIC does not.

BROADCAST RECEIVER LICENCES

42. ***Mr. Javed Jabbar :** Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) the total number of valid broadcast receiver licences held in the country in the year 1984, 1985, 1986 and 1987 ; and

(b) the procedure laid down to verify whether all owners and users of receiving sets are in possession of legally valid licences ?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : (a) The total number of valid broadcast receiver licences held in the country during the specified years in shown below :

1984-85	1241379
1985-86	1229951
1986-87	1259003
1987-88	not yet available

[Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak]

(b) The procedure to verify whether all owners and users of receiving sets are in possession of valid licences is briefly explained below :—

(i) The Post Office Department employs Inspectors for checking that radio set owners possess valid licences. Inspectors carry out door-to-door checking for detecting defaulters. During these checkings, licences are issued by the Inspectors to the defaulters at the spot after charging usual fees *plus* penalties.

(ii) Each ... maintains a register showing the particulars of the licence holders in its area. Licences for domestic use of radio sets are issued on financial year basis and for commercial use (in hotels, clubs etc) on 12 months basis. After expiry of the grace period (from 14 to 30 days) the lists of defaulters are prepared by the post offices and forwarded to the Inspector concerned for contacting the defaulter.

(iii) The owners of radio sets who refuse to obtain the licences or renew their expired licences are prosecuted in Court of Law under the provision of Wireless Telegraphy Act, 1933.

TELECOMMUNICATIONS

43. ***Mr. Javed Jabbar :** Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) the total number and names of divisions, institutions, companies, etc controlled by the Federal Government dealing with telecommunications in the country ; and

(b) the extent of involvement of the provincial Governments in the development or operations of any aspect of telecommunications ?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : (a) Telecommunications is Federal subject being controlled by Ministry of Communications (Communication Division) through the Telegraph and Telephone Department. There are three factories in Public Sector dealing with the manufacturing of Telecommunication equipment :

1. Carrier Telephone Industries of Pakistan at Islamabad (CTI).
2. Telephone Industries of Pakistan Haripur (TIP).
3. National Radio Telecommunication Corporation, Haripur (NRTC

T&T also has a workshop for manufacture of out side line plant mater and a Central Telecommunication Research Laboratories for applied researc

(b) The provincial Governments are not involved in the Development operation of telecommunications.

Some agencies under provincial Government use wireless equipment to run heir Services after taking licence from Pakistan Wireless Board working under he Ministry of Communication.

PROVINCE-WISE BREAK-UP-OF T & T EMPLOYEES

44. ***Engineer Syed Muhammad Fazal Agha** : Will the Minister for Communications be pleased to state total No. of the employees in each grade n Telegraph Department with province-wise breakup ?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : A statement depicting the number f employees in each grade in Telegraph and Telephone Department with provincevise break-up is placed on the Table of the House.

POSITION OF EMPLOYEES IN TELEGRAPH & TELEPHONE DEPARTMENT GRADE-WISE AND PROVINCE-WISE

Scale	Punjab	Sind Urban	Sind Rural	N.W.F.P.	Baluchistan	N.A. /FATA	A.K.	Total
1	2	3	4	5	6	7	8	9
1.	1,897	1,292	679	415	237	35	12	4,567
2.	97	114	54	24	23	—	01	313
3.	1,043	464	215	193	124	05	—	2,044
4.	3,262	1,262	1,143	727	529	115	01	7,039
5.	728	1,021	164	212	38	04	01	2,168
6.	24	21	04	05	02	—	—	56
7.	5,783	2,504	1,929	1,405	724	54	01	12,400
8.	2,811	1,426	742	539	371	34	—	5,923
9.	209	232	54	29	18	03	—	545
10.	25	11	03	10	—	—	01	50
11.	2,262	1,173	788	348	234	17	01	4,823
12.	216	110	32	44	19	—	—	421
13.	12	12	01	02	01	01	—	29
14.	2	1	1	—	—	—	—	4

1	2	3	4	5	6	7	8	9
15.	52	22	5	7	4	—	1	91
16.	524	287	85	75	52	15	4	1042
17.	223	92	35	40	24	6	—	420
18.	116	43	23	95	4	7	2	290
19.	41	10	3	9	3	1	—	67
20.	12	6	2	2	—	—	—	22
21.	1	—	—	—	—	—	—	1
Total	19,340	10,103	5,962	4,181	2,407	297	25	42,315 G. Total

CONSTRUCTION OF ZHOB, D.I. KHAN HIGH WAY

45. ***Engineer Syed Muhammad Fazal Agha** : Will the Minister for Communications be pleased to state the specifications for construction of the Zhob, D.I. Khan National Highway regarding earth work, stone metal, black-topping and bridges?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : The specifications are given in the Annexure attached.

Annexure

(a) Specification for Earth Work

(i) *Fill.*—The earth will be placed in layers of 150 MM (compacted), to the lines grades and level and compacted to 95% AASHTO (Modified) standards : for sub-grade, upto a depth of 0.6 M. Fill below 0.6 M will be machine compacted.

(ii) *Cut.*—At cut sections the subgrade is to be compacted to 95 per cent AASHTO (Mode) standards.

(b) Specifications for Stone Metal

(i) *Base Course.*—The base course will be laid in layers of 75 MM to the lines, grades, levels and camber and compacted to AASHTO specifications. It will consist of Water Bound Macadam Carpet and would include rolling, filling in depressions and watering during rolling. The mix : CBR is 80%. The gradation will be as per any one of the 5-gradations specified by AASHTO.

(ii) *Sub-Base.*—The sub-base course will be laid, where required in layers as specified and to the lines, grade, levels and camber and compacted by power rollers as per MES Specs. The sub-base material will have min : 30% CBR. It will consist of gravel naturally available or broken stone.

(c) **Black Topping**

(i) For FWO's work, Moghalkot-Zhob section, the hot surface dressing will consist of 3-coats on base course, using 79 Lbs of Bitumen to 9.75 cft. of bajri per 100 Sft. including rolling.

(ii) For other section of DIK-Quetta road in Baluchistan, the hot surface dressing consists of 2-coats using 34.2 Kg. of Bitumen and 0.33 M3 of bajri per 10 M2, including rolling in 75.4 Lbs of Bitumen to 10.7 Cft. of bajri per 100 Sqft.

(d) **Bridges**

All bridges will have 24 ft. clear road way and would be desgined for AASHTO HS-44 live load in combination with other loads.

TECHNICAL AND NON-TECHNICAL STAFF OF T&T

46. ***Engineer Syed Muhammad Fazal Agha** : Will the Minister for Communications be pleased to state the total number of technical and non-technical staff working in T&T Department with province-wise breakup?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : A statement depicting the total number of Technical and Non-technical staff working in T&T Department with Province-wise break-up is attached.

TOTAL NUMBER OF TECHNICAL AND NON-TECHNICAL STAFF OF T & T DEPARTMENT PROVINCE-WISE

	Technical	Non-Technical	Total
Punjab	8655	10685	19340
Sind (U)	3857	6246	10103
Sind (R)	2590	3372	5962

	Technical	Non-Technical	Total
N.W.F.P.	1817	2364	4181
Baluchistan	1197	1210	2407
NA/FATA	200	97	297
Azad Kashmir	8	17	25
Grand Total	42315		

NATIONAL SHIPPING CORPORATION

47. ***Mr. Ihsan-ul-Haq Piracha :** Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) the steps being taken by the Government to reverse the trend of losses in the National Shipping Corporation : and to Convert its operations into profits ; and

(b) whether the government will consider disinvestment of this Corporation in view of its heavy accumulated losses ?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : (a) The Government is fully seized of the problems being faced by the Pakistan National Shipping Corporation and has, *inter alia*, engaged Foreign Consultants who are evaluating the working of the Corporation with the object of recommending measures to improve its operations and profitability.

(b) It will not be in the national interest to disinvest the National Carrier.

APPLICATIONS FOR TELEX CONNECTIONS

48. ***Ishan-ul-Haq Piracha :** Will the Minister for Communications be pleased to state the total number of pending applications for Telex connections region-wise ?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : Region-wise pending applicatio for Telex connections as stood on 30th September, 1987 are as under :—

1.	Islamabad Telecommunication Region	4
2.	Central Telecommunication Region	17
3.	Lahore Telecommunication Region	95
4.	Northern Telecommunication Region	8
5.	Southern Telecommunication Region	6
6.	Karachi Telecommunication Region	136
7.	Western Telecommunication Region	Ni

G.M.S. OF P.I.A. POSTED ABROAD

49. ***Mr. Ihsan-ul-Haq Piracha :** Will the Minister for Defence be plea to state :

(a) the names of General Managers of PIA posted at various stations abro alongwith the date of their present posting ;

(b) the system and procedure followed for selection for such posts ; and

(c) whether seniority list is maintained in that cadre, if so, a copy thereof furnished ?

Rana Naeem Mahmud Khan : (a) Names of General Managers of posted at various stations abroad alongwith the date of their present postin shown as Appendix A.

(b) The current policy|criteria of selection of PIA employees for for posting is given below :—

(i) The selection of PIA employees for foreign posting is made b proper selection board, presently constituted as under :—

Deputy Managing Director	*President*
Director Administration	*Member*
Director Marketing	*Member*
Director Concerned	*Member*
General Manager (Personnel)/Manager Personnel Services	*Member*

[Rana Naeem Mahmud Khan]

(ii) The selection is based on the criteria given below to be determined in an interview by the Board :

(I) Suitability based on :

(i) Seniority, professional knowledge and qualifications;

(ii) Professional experience ;

(iii) Overall performance based on last five year evaluation ;

(iv) Appearance and personality ;

(v) Academic qualifications.

(II) Other determining factors :

(a) Employees due for retirement within three years from the posting are not eligible.

(b) Employees posted|deputed abroad previously are ordinarily not considered for repeat posting unless they have completed minimum three years stay in Pakistan. Exceptions are however, recommended by the Board only, if suitable employees are not available.

(c) Employees who have not been posted abroad previously.

(d) Knowledge of foreign language.

The recommendations of the Board are submitted to the competent authority for consideration.

(c) Seniority list of General Managers (Section-wise) is attached as Appendix B.

(Annexures have been placed in the Senate Library).

ACTION PLAN FOR EDUCATION DEVELOPMENT

50. ***Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi :** Will the Minister for Education be pleased to state :

(a) whether it is a fact that as part of the Action Plan for Education Development 1983—88 Expert Committees have been constituted for :

(i) Primary Education ;

(ii) Secondary and Technical Education ; and

(iii) Higher Education ;

(b) the total number of meetings each committee held so far ; indicating also the recommendations made by the Primary and Higher Education Committees respectively ; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to associate Members of the Parliament with these Committees, if not, the reasons therefor ?

Syed Sajjad Haider : (a) No.

(b) Since there existed no such committee, therefore, no meeting has so far taken place.

(c) As such Committees do not exist the association of any Member of Parliament therefore has not been considered.

GUIDANCE SERVICE FOR EDUCATION DEVELOPMENT

51. ***Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi :** Will the Minister for Education be pleased to state :

(a) the total number of schools which have maintained/established limited guidance service as part of the Action Plan for Educational Development, indicating also their province-wise break-up with particular reference to Kohat Division ; and

(b) the progress, if any made for the establishment of public library system in the country during the past three years ?

Syed Sajjad Haider : (a) Nil.

(b) Progress made during the past three years is summarized below :

(i) A Scheme for grant-in-aid to Municipal Committee and Town Committees' Libraries on matching grant basis has been started in the country and releases have been made.

(ii) Matching grants for the local bodies' libraries has also been proposed in the 7th Plan (1988—93).

(iii) The report prepared by the Technical Working Group appointed by the Ministry of Education in pursuance of Cabinet Committee's Decision was circulated to the Provincial Governments. Response is awaited from the Punjab and Sind Governments. N.W.F.P. and Baluchistan Governments have provided their comments which are being studied.

STEPS TO FORGE UNITY, FAITH & DISCIPLINE

52 *Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi: Will the Minister for Education be pleased to state the steps taken by the Government to forge Unity, Faith and Discipline in the country?

Syed Sajjad Haider: For forging unity, faith and discipline, the Education Ministry has taken several steps. Major initiatives have been taken through an appropriate revision of entire curricula and textbooks review. Adequate contents on Islam, Ideology of Pakistan, promotion of national cohesion and Pakistan culture, have been included in the textbooks particularly of language and social/Pak. Studies. The contents carry considerable weightage on unity, faith and discipline as national character.

The textbooks before introduction are thoroughly reviewed to ensure that no material against Islam, Unity and National Cohesion is incorporated in them.

Further-more Islamiyat has been introduced as a compulsory subject from classes I to B.A./B.Sc. including professional/Commercial institutes. Nazra Quran Khawani forms a part of the compulsory Islamiyat. Arabic has also been introduced as a compulsory subject for classes VI—VIII.

Additionally in order to forge discipline the Ministry has introduced mass gymnastic, P.T., N.C.C., Women Guards, Scouting, Girl Guides in the educational institutions of the country as well in Pakistani educational institutions abroad. So through sports and games organized under the auspices of the Ministry, concepts of actual discipline is being introduced. Inter-Provincial tours of students teachers have recently been organized to motivate teachers and students to work together, live together and think together for attaining unity and goodwill.

ADVOCATES PAID Rs. 20,000 OR ABOVE AS PLEADING FEES

53 *Prof. Khurshid Ahmad: Will the Minister for Justice and Parliamentary Affairs be pleased to state the names of the Advocates who have been paid a fee of Rs. 20,000 or above per case for conducting Government cases indicating also the details of each case and the amount paid separately during the period 5th July, 1977 to 30th June, 1985 and from 1st July, 1985 to 30th June, 1987?

Mr. Wasim Sajjad: Names of advocates who have been paid by the Justice Division a fee of Rs. 20,000 or above per case for conducting Government cases and the amounts paid in each case are as under:—

(i) From 5th July, 1977 to 30th June, 1985. — As per statement attached at Annex-I.

(ii) From 1st July, 1985 to 30th June, 1987. — As per statement attached at Annex-II.

NAME OF ADVOCATES WHO WERE PAID FEE OF RS. 20,000 OR ABOVE PER CASE DURING THE PERIOD FROM 5th July, 1977 TO 30TH JUNE, 1985

Sl. No.	Name of the Counsel	Amount Paid	Detail of the case
		Rs.	
1.	Mr. Noor Nabi G. Memon, Advocate, Hyderabad	72,350	Hyderabad Conspiracy case, State *Vs.* Abdul Wali Khan and others.
2.	Mr. Ghulam Nabi Memon, Advocate, Hyderabad ..	1,22,800	Do.
3.	Mr. Usman Ghani Rashid, Advocate, Karachi.. ..	39,200	Do.
	Do.	47,750	State *Vs.* Yahya Bakhtiyar, Case FIR 194/78 under Article 3 of Holders of Representative Offices (Punishment for Misconduct) Order, 1977.
4.	Mr. Mohammad Yousaf, Advocate, Quetta	33,550	Hyderabad conspiracy case, State *Vs.* Abdul Wali Khan and others.
5.	Malik Mohammad Khan Awan, Advocate, Lahore ..	34,600	Do.
6.	Mr. Mohammad Asif Jan, Advocate, Lahore	26 900	Do.
7.	Pir Imdaduddin Jilani, Advocate, Peshawar	32,650	Do.
8.	Mr. Mansoor Hussain, Advocate, Karachi	21,000	Do.
9.	Mr. Abid Hussain Minto, Advocate, Lahore	22,000	Hyderabad Conspiracy case, State *Vs.* Abdul Wali Khan and others.
10.	Mr. Muzaffar Qadir, Advocate, Lahore	20,000	Do.
11.	Mr. Abdul Fateh Memon, Advocate, Karachi	24,000	Do.
12.	Mr. Mahmood Ali Kasuri, Advocate, Lahore	21,000	Do.

Sl. No.	Name of the Counsel	Amount Paid	Detail of the case.
		Rs.	
13.	Mr. M. Anwar, Bar-at-Law, Lahore	99,000	State *Vs.* Z. A. Bhutto.
14.	Mr. M.A. Rehman, Advocate, Lahore	68,200	Do.
	Do.	75,900	Fee for consultation and drafting on certain Constitutional matters.
	Do.	9,58,000	Cr. P.S.L,A. No. 258 77 Z.A. Bhutto *Vs.* State, Cr. App. 11/78, Z.A. Bhutto *Vs.* State Cr. App. 12/78, Mian M. Abbas *Vs.* State, Cr. App. 13/78, Ghulam Mustafa *Vs.* State in Cr. O. No. 60/77, State *Vs.* Z.A. Bhutto.
15.	Mr. Ijaz Hussain Batalvi, Advocate, Lahore.	68,200	State *Vs.* Z.A. Bhutto.
	Do.	9,31,600	Cr. P.S.L.A. No. 258/77, Z. A. Bhutto *Vs.* State. Cr. App. 11/78, Z.A. Bhutto *Vs.* State, Cr. App. 12/78, Mian M. Abbas *Vs.* State, Cr. App. 12/78, Ghulam Mustafa No. *Vs.* State in Cr. O. 60/77. State *Vs.* Z.A. Bhutto.
16.	Mr. Mahmood A. Shaikh, Advocate, Lahore	3,54,200	Cr. P.S.L.A. No. 258/77, Z.A. Bhutto *Vs.* State. Cr. App. 11/78, Z.A. Bhutto *Vs.* State, Cr. App. 12/78, Mian A. M. Abbas *Vs.* State, Cr. App. 13/78, Ghulam Mustafa *Vs.* State in Cr. O. No. 60/77, State *Vs.* Z.A. Bhutto.
17.	Sh. Riaz Ahmad, Advocate, Lahore	1,00,000	Do.
18.	Mr. A.K. Brohi, Advocate, Karachi	2,30,000	Begum Nusrat Bhutto, *Vs.* The Chief of Army Staff.
19.	Mr. Fazl-e-Hussain, Advocate, Lahore	78,000	Do.
	Do.	30,000	Air Martial (Retd.) Asghar Khan, *Vs.* Federation of Pakistan, W.P. No. 7227/79, challenging the vires of Article 212-A of the Constitution and MLO-72 (in the Lahore High Court).
20.	Mr. Khalid Anwar, Advocate, Lahore..	50,000	Begum Nursat Bhutto, *Vs.* The Chief of Army Staff.
21.	Mr. Ali Ahmad Fazeel, Advocate, Karachi	1,20,000	(1) Air Martial (Retd.) Asghar Khan *Vs.* Federation of Pakistan W.P. No. 7227/79, Challenging the Vires of Artcicle 212-A of the Constitution and MLO-72 (In the Lahore High Court).
	Do.	85,000	(2) Constitution Petition No. 1801/79 and 1802/79, Abdul Karim and Abdul Habib *Vs.* Presiding Officer, Summary Military Court and Federation of Pakistan (In the Sind High jourt).

Sl. No.	Name of the Counsel	Amount Paid	Detail of the case
		Rs.	
21.	Mr. Ali Ahmad Fazeel, Advocate, Karachi.	50,000	(3) PIDC *Vs.* Pakistan, C.P. No. D-42/80, challenging the Recovery of Taxes under the Finance Act, 1963.
22.	Mr. M. Ismail Bhatti, Advocate, Lahore.	23,000	Air Martial (Retd.) Asghar Khan *Vs.* Federation of Pakistan, W.P. No. 7227/79 challenging the *Vs.* Fed. vires of Article 212-A of the Constitution and MLO-72 (In the Lahore High Court).
23.	Mr. Raza A. Khan, Advocate, Peshawar.	3,06,000	(1) Trial of Hijacker of PIA Boeing by Special Military Court.
	Do.	75,000	(2) State *Vs.* Yahya Bakhtiar Case FIR 194/78, under Article 3 of Holder of Representative Offices (Punishment for Misconduct) Order 1977.
24.	Mr. Fakir Mohammad Jaffery	23,200	State *Vs.* Yahya Bakhtiar. Case FIR 194/78, under Article 3 of Holder of Representative Offices (Punishment for Misconduct) Order 1977.
25.	Shah Jamil Alam, Advocate, Karachi	64,000	Civil Appeal No. 37 connected with C.A. 66/80, in W.P. No. 863/73, filed by Fauji Foundation *Vs.* Shamimur Rehman.
26.	Mr. Amjad Zia, Advocate, Peshawar.	56,700	Trial of Hijackers of PIA Boeing by Special Military Court.
27.	Mr. Inayatullah Cheema, Advocate, Sargodha. ..	20,000	Trial of Sqdrn. Ldr. Subah Sadiq by Special Military Court in 43 Challans.
28.	Mr. Sayeed A. Shaikh, Advocate, Karachi.	25,000	CPLA No. 22/83 State *Vs.* Ashiq Ali Bhutto.

Annex-II

NAME OF ADVOCATES WHO WERE PAID PROFESSIONAL FEE OF RS. 20,000.00 OR ABOVE DURING THE PERIOD FROM 1-7-1985 TO 30-6-87

Sl. No.	Name of the Counsel	Amount Paid	Detail of the Case
		Rs.	
1.	Mr. Sayeed A. Shaikh, Advocate, Karachi	50,000.00	Pakistan *Vs.* Begum Nusrat Bhutto for the losses caused to public exchequer by late Mr. Z.A. Bhutto (2 Suits).
2.	Sh. Riaz Ahmed.	25,000.00	Pakistan Shipping Corporation *Vs.* Rustam F. Cowasjee.

KARAKARUM HIGHWAY

54. ***Mr. Shad Mohammad Khan** : Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the road from Hasan Abdal to Garhi Habibullah in Mansehra District forms part of Karakuram Highway ;

(b) whether it is also a fact that the said road is in a deplorable condition ; and

(c) if answer to (b) above be in the affirmative whether there is any proposal under consideration of the Government to carry out repairs of the said road and if so, when, if not, the reasons thereof ?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : (a) No. Only the portion from Hasanabdal to Mansehra is a part of National Highway.

(b) No. The overall condition of the road is not very bad.

(c) Never-the-less for improving the road two schemes costing Rs. 8.561 million are being included in the proposed ADP 1988-89.

LEGISLATION AS RECOMMENDED BY THE COUNCIL OF ISLAMIC IDEOLOGY

55. ***Prof. Khurshid Ahmad** : Will the Minister for Justice and Parliamentary Affairs be pleased to state the action taken by the Government to introduce legislation in the Parliament in the light of the recommendations of the Council of Islamic Ideology as introduced in the Parliament in December, 1987 ?

[Reply not received.]

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین : جناب لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر صاحب اپنی نجی مصروفیات کی بنا پر ۷ جنوری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب حاجی اکرم سلطان صاحب نے ناگزیر وجوہ کی بنا پر ایوان سے ۱۱ تا ۱۴ جنوری، ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب عبدالمجید قاضی اپنی نجی مصروفیات کی بنا پر ایوان میں ۷ تا ۱۰ جنوری شرکت نہیں کر سکے۔ اس لیے انہوں نے ایوان سے ان تاریخوں کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : صاحبزادہ سلطان عبدالمجید صاحب اپنے سسر کے انتقال کی وجہ سے ایوان میں ۱۱ ۔ تا ۱۴ جنوری شرکت نہیں کر سکیں گے۔ لہذا انہوں نے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جی پروفیسر صاحب

POINT OF ORDER; *RE* : REPORTS AND MEETINGS OF SUB-COMMITTEES OF THE SENATE

پروفیسر خورشید احمد : پوائنٹ آف آرڈر - جناب چیئرمین ! آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ پچھلے سیشن میں ٹیکسیشن ریفارم کمیشن جو تھا اس کی رپورٹ اس سینیٹ کے سامنے رکھی گئی تھی اور اس کے بعد سینیٹ کی کمیٹی برائے فنانس اور پلاننگ کی ہے اس نے اپنی رپورٹ ایوان کے سامنے رکھی ہے - کیا وزیر خزانہ ہمیں کوئی وقت دیں گے کہ ہم سینیٹ میں ان دونوں پر بحث کر سکیں .. اور وہ اس کو پیش کر سکیں - تاکہ ان دونوں رپورٹوں پر گفتگو ہو سکے -

Mr. Chairman : There was a committee of the Senate on the Taxation Commission Report and then I think it came before the House. It was presented by perhaps Dr. Mahbub-ul-Haq and then a Sub-committee was set up,

میاں محمد یسین خان وٹو : سر اس کے بارے میں پہلے نیشنل اسمبلی کو بھی مطلع کر چکا ہوں اور آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کو بھی اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں حکومت نیشنل ٹیکسیشن ریفارم کمیشن کی رپورٹ دونوں ایوانوں کے جوائنٹ سیشن میں زیر بحث لانے کا پروگرام بنا رہی ہے چند دنوں میں، میں تاریخ کے بارے میں مطلع کر دوں گا - اور جو جوائنٹ سیشن ہوگا اس میں قومی اسمبلی اور سینیٹ کے ممبران بھی ہوں گے -

جناب چیئرمین : سوال صرف اتنا تھا اور پروفیسر خورشید صاحب کا سوال یہ تھا کہ اس ایوان نے ایک کمیٹی مقرر کی تھی -

to go into that question and they have submitted a report and that report is before the House and the House is already seized of it and he is asking whether you would be kind enough to fix a time or date for the discussion of this before the entire issue of taxation is taken up in the Joint Session.

میاں محمد یسین خان وٹو : سرایہ تو ممکن نہیں ہوگا ، اس میں رپورٹ پر بھی بحث ہو جائے گی اور جو انہوں نے رپورٹ پیش کی ہے وہ بھی زیر بحث آجائے گی اور comprehensive discussion ہوگی ۔ میرا خیال ہے کہ اسطرح دونوں ایوانوں کی تجاویز سامنے آجائیں گی ۔

Mr. Chairman : I think, one solution might be, if it is acceptable to Professor Khurshid also that the report of the Sub-Committee of the Senate should also be circulated alongwith the Taxation Commission Report and laid on the Table in the joint session. So, all the reports would then come under consideration.

میاں محمد یسین خان وٹو : وہ بھی سرکولیٹ کر دیں گے جی اور اسی طرح نیشنل اسمبلی کی فنانس سب کمیٹی کی رپورٹ ہے ۔ وہ بھی سامنے آجائے گی۔ اور mail رپورٹ بھی سامنے آجائے گی ۔

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین! میں بے حد ممنون ہوں آپ کی اس suggestion کا ، اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سے کم از کم سب کمیٹی کی رپورٹ کے ساتھ انصاف ہو سکے گا ۔ لیکن ایک مسئلے کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ ہمارا تجربہ جوائنٹ سیشن کا یہ ہے کہ وہاں اتنی بڑی تعداد ہو جاتی ہے بولنے والوں کی، کہ اس کے بعد آپ حد لگاتے رہتے ہیں کہ ۱۰ منٹ میں ہر ایک اپنی بات پیش کرے ۔ اور یہ ایسے documents ہیں جن کے اوپر سیر حاصل بحث ہونی چاہیئے ۔ ضروری نہیں ہے کہ تمام ارکان بولیں لیکن بعض جو افراد بولیں کم از کم وہ اپنا مدعا بیان کر سکیں ۔ سینٹ کی یہ روایت رہی ہے کہ ہم نے مقررین کو مناسب وقت دیا ہے اور جو اہم ایشو تھے ان پر آپ نے لوگوں کو پوری بات کہنے کا موقع دیا ہے ۔ اسی طرح دراصل قوم کے سامنے مکمل نقطۂ نظر آسکتا ہے ۔ تو مجھے یہ ذرا اشکال ہے اس کے متعلق بتائیں ۔

جناب چیئرمین : ایک طریقہ کار یہ ہو سکتا ہے کہ وقت کا تعین کرتے وقت جو کمیٹی کے Author ہیں اور جنہوں نے کنٹری بیوٹ کیا ہے ان کو جیسے عام قاعدہ ہوتا ہے زیادہ وقت دیا جائے ۔ باقی ممبران کو ۵ یا ۱۰ منٹ اور ان کو ۳۰ یا ۴۵ منٹ یا جو مناسب سمجھتے ہیں یقیناً اسطرح کیا جائے ۔ ہر ایک کمیٹی کا ایک کنوینر بھی ہے جو سب کمیٹی ہے ان کا بھی کنوینر ہے ۔ رپورٹ present کرتے وقت ان کو اپنی رائے کے اظہار کے لیئے زیادہ ٹائم دیا جائے ۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو : جناب والا ! اس وقت واک آؤٹ ختم کر لیا جائے ہماری کوشش یہ ہو گی کہ ساری بحث پر مناسب وقت دیا جائے جس کی غرض و غایت بھی یہی ہے تاکہ معزز ارکان کے ارشادات ہم تک پہنچیں ان کی تجاویز ہم تک پہنچیں ۔ کوشش یہی کی جائے گی کہ مناسب وقت دیا جائے ۔

جناب چیئرمین : شکریہ ۔ جناب جاوید جبار صاحب ۔

Mr. Javed Jabbar : Sir, Mr. Chairman, through your courtesy of point of order concerning Standing Committees, I think there is a very disrespectful attitude being shown to Parliament, in the non-convening of the Standing Committee on Foreign Affairs and Interior and finally a third consecutive postponment from a meeting scheduled for today after your directions given on Thursday without any adequate notice, simply in order to accommodate, I have heard. the schedules of certain Junior or Senior Officials from overseas countries. The Foreign Office or the other Ministry or the other officials treat members of Parliament as being Junior to certain Overseas officials. Now yet again that Standing Committee meeting has been postponed. Now I also want to draw your attention Sir, to the fact that on the 7th when the Senate you gave a direction for convening a meeting, after the Senate concluded its session in the late afternoon a notice was circulated for a meeting to be held on 9th with less than 48 hours' notice, when this Committee had not met for over six months and as a result only 3 members out of total of 10 or 12 were able to attend. I was not able to attend because I was not in Islamabad, and therefore, I would like to register a very strong protest at the very lackadasical disrespectful attitude shown to Standing Committees of Parliament. These junior officials who keep parading in and out

[Mr. Javed Jabbar]

of our Capital are being given greater attention by our Ministers, by our Secretaries and I hope, Sir, that you will use the weight of your office to ensure the Standing Committees meet as scheduled with adequate notice given to members of Parliament.

Mr. Chairman : I am sure, no disrespect was intended or is intended but I would certainly take up this issue with the Chairman of the respective Committees. There is one thing – as for the foreign office is concerned, I know it for a fact that today, practically, all the people who could make any constructive contribution to this subject, they are busy negotiating within the country somewhere else.

Mr. Javed Jabbar : Did they not know in advance that certain officials . . . . . *(Interruption)*

Mr. Chairman : Now this, I think, lies in his lacking in these matters. Professor Khurshid Ahmed.

پروفیسر خورشید احمد : جی جناب چیئرمین ! اسی سلسلے میں آپ اور ایوان کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ اس ایوان کے سامنے پریس اینڈ پبلی کیشن آرڈی نینس کے بارے میں میرا مسودۂ قانون تقریباً دو سال سے زیر غور ہے ۔ بڑی محنت کے بعد سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ کے لئے دسمبر ۱۲ تاریخ فکس ہوئی ، تاکہ اس پر غور کیا جا سکے ۔ لیکن چونکہ وزیر صاحب available نہیں تھے اسلئے تقریباً سترہ یا اٹھارہ مہینے کے بعد یہ میٹنگ ہوئی اور پھر وزیر صاحب کے دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے اسے ٹیلیگرام کے ذریعے کینسل کر دیا گیا ایک طرف پورے ملک میں پریس اینڈ پبلی کیشن آرڈی نینس پر گفتگو ہو رہی ہے ۔ وزیر صاحب بیانات بھی دے رہے ہیں اور اس ہاؤس کے سامنے ایک متبادل قانون جو آٹھ صفحوں پر مشتمل ہے جس میں اس کی ساری خامیوں کو دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے ، پرائیویٹ ممبرز کے بل کی حیثیت سے موجود ہے ۔ لیکن اس پر ہم سو رہے ہیں ۔ یہ ناانصافی ہے ۔

Mr. Chairman : We will certainly look into it.

وزیر صاحب کا جہاں تک تعلق ہے وہ اسے باقاعدگی کے ساتھ اس ایوان میں
موجود رہتے ہیں۔ بہر حال۔

Kazi Abdul Majid Abid : Sir, I had no intimation, no notice of it. If I knew Sir, I would have definitely attended the meeting.

Mr. Chairman : Right. Who will look into it? I think, you will coordinate it with the Chairman of the respective committee.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, point of information – as to when the election of Senators is going to be held?

Mr. Chairman : Ask the Election Commission.

An honourable Member : We should certainly know, Sir.

Mr. Chairman : We certainly will ask them.

Mr. Ahmed Mian Soomro : You should know, we should be aware of such an important event.

Mr. Chairman : Well, they certainly will inform the House, I think, I am sure they have made up their mind when they are going to hold the election, but technically, there is no such thing as a point of information.

Prof. Khurshid Ahmed – Privilege motion No. 5.

PRIVILEGE MOTIONS

PREVILEGE MOTIONS; *RE*: WRONG STATEMENT BY A MINISTER ABOUT THE CONSTRUCTION OF KALA BAGH DAM

پروفیسر خورشید احمد : جی شکریہ ! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - جناب چیئرمین آپ کی اجازت سے یہ پڑھ رہا ہوں -

I would like to give notice for the following privilege motion under Rule 58 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate :

"In the "Jang" Lahore on January 3, 1988, the Central Minister Abdul Majid Abid is reported to said that construction of Kala Bagh Dam will start in June, 1988 and that the people of Sind and NWFP should be mentally prepared for this. Kala Bagh Dam affects three major provinces of the country viz., NWFP, Punjab and Sind. It has given rise to a host of controversies and provincial rivalaries. The Government has time and again promised that it would take the Parliament into confidence before launching the project. Senate is the custodian of the rights of the provinces and as such details of the project should have been presented before the Senate before finally integrating them in the Seventh Plan. As the Senate has not been taken into confidence on this issue, it is feared that final decision on the project may create a situation detrimental to national consensus. I, therefore, beg to move that ignoring the Senate altogether on this vital issue constitutes a violation of the Privilege of the Senate. I beg to move that this issue be discussed in the Senate and appropriate action taken to rectify the situation".

Mr. Chairman : Is it being opposed?

قاضی عبدالمجید عابد : اپوز ہی کروں گا -

جناب چیئرمین : جی تو آپ اگر مزید تشریح کرنا چاہتے ہیں تو پروفیسر صاحب آپ کر لیں -

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین ! کالا باغ ڈیم کا مسئلہ معاشی اعتبار سے اور سیاسی اعتبار سے اس ملک کے لیے نہایت اہم اور نازک مسئلہ ہے ۔ میں بڑے دکھ کے ساتھ یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ اتنے اہم اور اتنے نازک مسئلے کو جس طرح ہماری حکومت نے گزشتہ تین سالوں میں ہینڈل کیا ہے وہ ہم سب کے لیے بے حد پریشان کن ہے ۔ اس وقت مرکز اور صوبوں میں ایک ہی پارٹی کی حکومت ہے اور فطری طور پر ہم یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ اپنے اختلافات کو افہام و تفہیم کے ذریعے سے دور کر کے قومی اتفاق رائے اس مسئلے پر پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ اتفاق رائے پیدا کرنے کے لیے یہ بات بھی ضروری ہے کہ اس مسئلے کا جو فنی پہلو ہے اس کی جو حقیقی ضرورت ہے اس کے بارے میں ساری معلومات قوم کے سامنے لائی جائیں ، پارلیمنٹ کے سامنے لائی جائیں اور اسے صوبائی رقابت کے لیے ایک ہدف نہ بننے دیا جائے ۔ میں اس وقت ڈیم کے حق میں یا ڈیم کے خلاف کوئی بات نہیں کہنا چاہتا ۔ بلاشبہ میری نگاہ میں یہ مسئلہ بڑا اہم مسئلہ ہے میں خود اس پر کئی سال سے مطالعہ کر رہا ہوں ۔ اور میرا ایک ویو پوائنٹ ہے جو اس عرصے میں ڈیولپ ہوا ہے ۔ لیکن میں ابھی اس کے اظہار کے لیے اس موقع کو استعمال نہیں کرنا چاہتا ۔ اس وقت جو بات میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ قومی یک جہتی کے لیے ضروری ہے کہ اس مسئلے پر اتفاق رائے پیدا کیا جائے ۔ آگے بڑھنے سے پہلے ایوان کو بھی اعتماد میں لیا جائے ۔ صوبوں کو بھی اعتماد میں لیا جائے اور اختلافات کو ختم کیا جائے ۔ ورنہ جو بدنما صورت حال پیدا ہو رہی ہے ، مجھے ڈر ہے کہ وہ پاکستان کی سالمیت اور آزادی کے لیے بہت بڑا خطرہ نہ بن جائے ۔ اسی بنا پر میں نے اس سے پہلے بھی اس ایوان میں یہ بات کہی تھی اور اس وقت میرے محترم دوست ڈاکٹر محبوب الحق نے وعدہ کیا تھا کہ اس سلسلے میں ایوان کو اعتماد میں لیا جائے گا ۔ لیکن اب تک ہمارے سامنے یہ تمام چیزیں نہیں آئی ہیں اس سلسلے میں حکومت جس انداز میں معاملات کو ہینڈل کر رہی ہے اس پر ہمیں بے حد تشویش ہے اسی بنا پر ہم یہ بات سامنے رکھنا چاہتے ہیں اگر آپ قومی یک جہتی کا تحفظ چاہتے ہیں تو نہ ان معاملات کو avoid کیجیے اور نہ

[Prof. Khurshid Ahmed]

ان کو صوبائی سیاست کی نذر ہونے دیجیئے ۔ بلکہ قوم کے مفاد میں حقائق کی بنیاد پر
فنی حیثیت سے تمام معاملات سامنے رکھ کر اور پھر افہام و تفہیم کے ذریعے رائے
عامہ کو تیار کیجئے ۔ یہ وہ راستہ ہے جس سے ہمارا ملک ترقی کر سکتا ہے اور ہماری
ضرورتیں پوری ہو سکتی ہیں ۔ تو میں تفصیل میں جائے بغیر صرف اس پہلو پر اس ایوان اور
محترم وزیر کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں اور اسی بنا پر میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس مسئلے
میں سینٹ کو اعتماد میں لیے بغیر اور یہی کوئی فیصلہ آپ کر لیتے ہیں تو یہ بڑا خطرناک ہوگا
اس لیے ابھی وقت ہے چند مہینے آپ کے پاس ہیں ۔ اس سلسلے میں آگے بڑھیے
اور کوئی راستہ نکالیئے ۔

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, I fully support the contention of honourable Prof. Khurshid. This Kala Bagh Dam is a very controversial and burning issue and an issue if decided in haste against the wishes of all the provinces can shake the very foundation of this country. I would, therefore suggest that the Senate being a House where all the provinces are equally represented this issue should be debated in detail and a consensus must be obtained on this before making any further progress on this burning issue.

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman, I support the previlege motion moved by Professor Khurshid Ahmed and I would like to draw your attention to a reference that occurred in the deliberations of the Senate as far back as 1985 as my memory serves when we the independent Members of that time insisted that the deliberations of the Cabinet Sub-committee which was reportedly examining this issue be presented in the Senate. Unfortunately over two years have elapsed and that assurance has not been fulfilled. The second point Sir, is that there is a constitutional provision available in the form of the Council of Common Interests as well and to the best of my knowledge not a single meeting of the Council of Common Interests has been convened between March 85 and January 88 to deliberate on an issue which is extremely relevant to the Council of Common Interests.

Mr. Chairman : Thank you, Mr. Ghulam Faruque Khan.

Mr. Ghulam Faruque : Mr. Chairman, I think it is a very fitting subject that my friend Professor Khurshid Ahmed has brought in this House. Long before, it became a national controversy I had felt and heard that there was a scheme of having a dam at Kala Bagh. In fact you must have been interested in it and I have been greatly interested because of our past associations with WAPDA. In fact cartoons appeared in one of the papers where you were shown and myself denying any knowledge of this dam. I had written a letter three years back, long before the controversy came in the open to the Ministry of Planning and I think you were also the Minister of Finance at that time, my friend Dr. Mahbub ul-Haq asking him that what they should do is to issue a white paper so that the country may know this that this is going to be a very controversial matter. For months I did not even get an acknowledgement. I followed it by other letters, though acknowledgements have not come except that I had some verbal discussion with him and then I got a letter saying that the Government has decided to publish a white paper. This is quite a long time back. When is this white paper coming? What is it? I think this matter could have been nipped in the bud and decision taken long ago when the planners concerned were advised of the situation which was likely to develop. Now I think the thing has gone so far and how and when the Government will be able to take a decision and how can they convince the country at large because you must have studied it and I have seen it. It fundamentally changes the old concept of the Indus Basin Treaty and the division of water. It takes away the priority of water for irrigation and transfers it into electricity. This is going to be the inevitable result. I think it is still time for the Government to issue a white paper; whatever they like and do away with this secrecy altogether. I think in one of the discussions here you had remarked that almost 30 crores of rupees had been spent on the project, colonies and so on. For years together when I went over to the old railway combined bridge at Attock on the portal towards Peshawar there was a mark – "pond level of Kalabagh Dam" and anyone who understands it not necessarily having technical knowledge; as one goes long towards Peshawar one would have thought that that part of the country will get submerged. It is for all these things that were happening So, I am glad that the matter has come up. I hope that the Senate will be given full details, and an opportunity given to discuss it because you have so many eminent engineers of the country here. You yourself have had so much to do with WAPDA and all that, that this is a matter which should be examined in detail and a decision taken, which is in the common interest of everyone without any province like Punjab or Sind anyone suffering in its quantity of water. Thank you.

Mr. Chairman : Thank you. Qazi Abdul Latif.

قاضی عبداللطیف : جناب والا ! میں اس سلسلے میں صرف جناب وزیر صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کراؤں گا، پروفیسر صاحب کے ہم مشکور ہیں کہ انہوں نے اس اہم ترین مسئلے کی طرف آپ کی وساطت سے ایوان کو توجہ دلائی اور وزیر کو توجہ دلائی، کہا جا رہا ہے کہ اس پر اتفاق حاصل کیا جائے گا، لیکن اتفاق کا معاملہ جس طریقے سے ہم نے شریعت بل میں دیکھا ہے اس کا حشر بھی وہی ہو رہا ہے کہ تین سال سے یہ کہا جا رہا ہے کہ اس پر اتفاق حاصل کیا جائے گا لیکن آج تک کوئی پیش رفت نہیں ہوئی اگر واقعہ یہ ہے کہ اس سے بجلی اور توانائی پیدا کی جائے گی تو اگر یہ مقصد بھاشا ڈیم سے حاصل کیا جا سکتا ہے تو ہمیں معلوم نہیں ہے کہ پھر اس میں ہرج کیا ہے دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ دریاؤں کے متعلق جو رپورٹ آئی ہے یا جو فیصلہ ہونا ہے جو ججز کے حوالے تھا اگر اس کو پہلے شائع کر دیا جائے اور اس کا فیصلہ کر دیا جائے تو میرا خیال ہے کہ یہ جھگڑا اور یہ نزاع آسانی سے حل ہو سکتا ہے۔ بس اتنی گزارش ہے۔

Mr. Chairman : Thank you. Pir Abbas Shah Sahib. We are talking only on the admissibility, I think Members tend to go into the details of the project, its feasibility etc. that would not be desirable.

Syed Abbas Shah : Sir, if you allow me.

Mr. Chairman : Yes please.

Syed Abbas Shah : I will refer to my adjournment motion also which came up in this House and an assurance was given that it will be discussed and we feel that this issue which is of vital importance to the nation may be taken up because personally as an Engineer I feel that there are many possibilities that this dam can be constructed in the best interest of all the four provinces but the matter has to be properly discussed and the nation has to be taken into confidence through these Assemblies and it is very important and pertinent and necessary that an issue which has shaken the whole four provinces and which is important for the nation should be definitely discussed and not delayed and *status quo* should not be maintained because we need power and some

decision whether it has to be built at Kalabagh or Bhasha and anywhere, the technical detail can be taken up and the nation should be taken into confidence and it should not be delayed. Thank you very much.

"آپ ایڈمسٹی پہ بات کر رہے ہیں یا ؟

Mr. Chairman : Thank you.

Mr. Abdul Majid Kazi : Sir, I would suggest that this matter should be discussed. I support this idea that the matter should be discussed.

Mr. Chairman : That the matter should be discussed?

Mr. Abdul Majid Kazi : Yes Sir.

Mr. Chairman : Right.

جناب شاد محمد خان : سر! اس طرف بھی ایک نظر ۔

مولانا سمیع الحق : اس طرف بھی ایک نظر ۔ معمولی سی نظر کرم ہم پر بھی ۔

جناب چیئرمین : جی ۔ شاد محمد خان صاحب ۔

جناب شاد محمد خان : جناب چیئرمین صاحب ! مجھے وہ دن بھی یاد ہے جب یہ کالا باغ ڈیم کے متعلق مولانا سمیع الحق نے سوال اٹھایا تھا ۔ شروع میں جب سینٹ کے اجلاس ہو رہے تھے کہ خدشات بڑھ گئے ہیں اور یہ خطرہ ہے کہ نوشہرہ تک سارا علاقہ اور چارسدہ مردان کا علاقہ جو ہے وہ اس میں ڈوب جائے گا لہٰذا اس پر نظرثانی کی جائے ، بعد میں جلبانی صاحب کی وہ سٹیٹمنٹ بھی مجھے یاد ہے کہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ اس کی ہائیٹ اگر ریڈیوس کی جاتے اور ہائیٹ کو کم کیا جائے تو وہ ایریا بچ سکتا ہے لہٰذا انہوں نے یہ جواب دے کر ٹال دیا تھا کہ یہ ہائی جمپ کا سوال نہیں ہے ، بعد میں جب حکومت پر پریشر پڑا اور سیاسی جماعتیں سامنے آگئیں تو یہ پریشر بڑھتا گیا چنانچہ یہ بات سامنے آئی کہ اس کی ہائیٹ کو کم کیا جا رہا ہے

[Mr. Shad Mohammad Khan]

رائیٹ بنک اری گیشن چینل بھی دیا جا رہا ہے اور لیفٹ بینک بھی، اب اس کو قومی مسئلہ بنا کر الجھایا گیا ہے، پرسوں میں نے اخبار میں یہ سٹیٹ منٹ پڑھی ہے کہ چیئرمین واپڈا جو ہے اس نے یہ سٹیٹ منٹ دی ہے جو سچویشن aggragate کر رہی ہے کہ فارن ایکسپرٹ تو وہاں سے چلے گئے اور وہاں وہ میدان خالی پڑا ہے لہٰذا یہ منصوبہ کھٹائی میں پڑ گیا ہے حضور والا! اس کے متبادل ایک اور سکیم پر سروے ہو رہا ہے اور مجھے موقع ملا ہے کہ میں اس علاقے سے ہو کر گلگت سے آیا ہوں .....

جناب چیئرمین : میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ ایڈمیسیبلٹی تک خود کنفائن کریں یہ ہم سب انہی ڈیٹیلز میں جاتے ہیں جن کا کوئی متعلق نہیں ہے یہ پریولج موشن بن سکتی ہے یا نہیں بن سکتی، اس سٹیج پر اگر آپ اتنا فرمائیں یا ارشاد کریں قاضی صاحب کو اگر اعتراض نہ ہو....

جناب شاد محمد خان : اس لیے اس کا ڈسکس کرنا ضروری ہے اور اس قومی مسئلے پر سینٹ میں بحث کرنا اس لیے ضروری ہے .....

جناب چیئرمین : اس میں تو پہلے اسی ایوان کا فیصلہ ہے کہ ڈسکس کرنا ضروری ہے، سوال یہ ہے کہ یہ پریولج موشن آج بنتی ہے یا نہیں بنتی۔

جناب شاد محمد خان : پریولج موشن بنتی ہے جناب والا! اور اس کو ٹیک اپ کیا جائے اور ایوان کو کنسلٹ کیا جائے۔

جناب چیئرمین : جناب قاضی صاحب میرے خیال میں اب وقت ختم ہو رہا ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : بلوچستان سے کوئی حمایت نہیں ہوئی۔

جناب چیئرمین : بلوچستان نے ابھی تک کالا باغ ڈیم میں کوئی انٹرسٹ شو نہیں کیا۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : یہ بھی پاکستان کا حصہ ہے۔

جناب چیئرمین : چلیں بلوچستان بھی بول لے ۔ ہمیشہ کے لیے گلہ ہے گا ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : میرے خیال میں ان کو بھی سُن لیں ۔

مولانا سمیع الحق : جناب چیئرمین صاحب! میرا چونکہ یہ علاقہ ہے ۔ اور یہ علاقہ ڈوب رہا ہے تو مجھے بھی ایک منٹ دیں ۔ نوشہرہ کا مسئلہ ہے ۔

جناب چیئرمین : آپ کے علاقے کے سب سے نالج ایبل شخص غلام فاروق صاحب بول چکے ہیں ۔

مولانا سمیع الحق : حضرت! میں یہ عرض کروں گا کہ ایک دفعہ آپ رولنگ دے چکے ہیں شاید آپ کو یاد ہو گا ۔

جناب چیئرمین : آپ تشریف رکھیں مجھے یاد ہے میرے سامنے ہے ۔

مولانا سمیع الحق : میری تحریک التوا پر رولنگ دی تھی کہ تحریک استحقاق صحیح ہے اور اس پر بحث ہو گی تو وہ کب ہو گی ۔ دو اڑھائی سال گزر گئے ۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے جی جب وہ decision لیں گے تو تب بحث ہو گی ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب والا! میں اتنا ہی کہوں گا کہ ہم جناب پروفیسر صاحب کے مشکور ہیں کہ انہوں نے ایک اہم مسئلے پر ایوان کی توجہ دلائی حقیقت یہ ہے کہ واپڈا ایک سفید ہاتھی ہے اس کو ایسے تقسیم کرنا چاہیئے کہ جس سے چاروں صوبے منور ہو سکیں اور ہر علاقہ جگمگا اٹھے لیکن یہ جو آئے دن لوڈ شیڈنگ کا مسئلہ پیدا ہو رہا ہے اور ہمارے یہاں بجلی کا ناقص انتظام ہے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ حکومت کا جو بھی منصوبہ ہو وہ عوام کے مفاد میں ہو تاکہ اس سے غریب عوام اور امیر دونوں استفادہ کر سکیں ۔

جناب چیئرمین : شکریہ ! قاضی صاحب ۔

Kazi Abdul Majid Abid : Mr. Chairman, Sir, unfortunately this privilege motion has been moved on a distorted version of my statement in one of the national papers. My submission, Sir, is that the issue undoubtedly is sensitive but its admissibility under the Constitution will be not valid. The reason being that there is a procedure laid down. About the Kalabagh Dam itself the matter is now already before the Council of Common Interests which is a constitutional body provided in the Constitution. In the Constitution, , the entire procedure has been laid down and that Council of Common Interests represents all the four provinces. Therefore, whatever decision is made by that Council, it will be on consensus otherwise any of the component part of the Federation – any of the province could go in appeal and carry its complaint to the *Majlis-e-Shoora* (the House of Parliament). The *Shoora* (both the Houses of Parliament) is competent under the Constitution to give any directives it wants to the Council of Common Interests which is a constitutional body, and even if there is any disagreement by any province that province could also carry the complaint to the Council of Common Interests. So, these are the provisions provided already in the Constitution. Therefore, my submission to honourable Members here particularly the mover of the privilege motion is that his privilege motion is totally premature and not valid under the law.

Mr. Chairman : Prof. Khurshid Ahmed.

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین ! میں محترم قاضی صاحب کا بے حد احترام کرتا ہوں ۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ ہمارے بڑے بزرگ ساتھیوں میں سے ہیں میں یہ جاننا چاہوں گا کہ فی الحقیقت انہوں نے کیا بات کہی تھی جیسا انہوں نے فرمایا کہ میری موشن ایک ایسی رپورٹ پر مبنی ہے جو غیر صحیح ہے تو ان کی نگاہ میں جو بات انہوں نے فرمائی تھی اس کی صحیح صحیح عکاسی انہوں نے نہیں کی میرے پاس تو معلومات کا ذریعہ اخبار ہے ۔ کیا وہ بتا سکیں گے کہ اس سلسلے میں انہوں نے کیا فرمایا تھا ۔ دوسری بات میں یہ عرض کروں گا کہ ہماری کوشش یہ ہے

Prevention is better than cure.

پہلے ہی بگاڑ بہت بڑھ چکا ہے اس کا انتظار نہ کیجئے کہ کوئی صوبائی اسمبلی اٹھے اور آپ کے فیصلے کے خلاف اعلان کرے اور پھر آپ کو مشترکہ اجلاس بلانا پڑے بہتر

یہ ہے کہ پہلے غور کر کے معاملات کو سمجھ لیجئے ۔ میں چاہوں گا کہ ان دو گزارشات پر وہ روشنی ڈالیں ۔

Mr. Chairman : Can you (referring to the Minister) give further details of the statement that you made.

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, Sir, may I point out . . .

جناب چیئرمین : میرے خیال میں اب اس پر زیادہ وقت نہیں لینا چاہیئے ۔

Mr. Javed Jabbar : Sir, since he has referred to the Council of Common Interests, I just want your own response or his response to Article 154, sub-Clause (4) of the Constitution which says that *Majlis-e-Shoora* (Parliament) in joint sitting will issue a directive to the Council of Common Interests.

Now, to the best of my knowledge, there has been no such directive issued by a joint sitting of Parliament to the Council of Common Interests; and the factual position is that the Council of Common Interests has not yet held a meeting. So, when the honourable Minister says that it is before the Council of Common Interests, we would like to know whether a meeting has been held, if not, when it is going to be held; and is not Article 154(4) binding in this particular case?

Kazi Abdul Majid Abid : With your permission, Sir, can I go through the provisions of Article 154.

Mr. Chairman : The provision is very obvious. I think Mr. Javed Jabbar is referring to sub-clause (4) of Article 154.

Kazi Abdul Majid Abid : Sir, sub-clause(4) of Article 154 is in continuation of sub-clause (3) there it is provided :

> "154 (3). Until *Majlis-e-Shoora* (Parliament) makes provision by-law in this behalf, the Council may make its rules of Procedure".

[Kazi Abdul Majid Abid]

Then it is followed by sub Clause (4) which says :

> "154 (4). *Majlis-e-Shoora* (Parliament) in joint sitting may from time to time by resolution issue directions through the Federal Government to the Council generally or in a particular matter to take action as Majlis-e-Shoora (Parliament) may deem just and proper and such directions shall be binding on the Council".

Then, Sir, again its sub-Clause (5) says :

> "154 (5). If the Federal Government or a Provincial Government is dissatisfied with a decision of the Council, it may refer the matter to *Majlis-e-Shoora* (Parliament) in a joint sitting whose decision in this behalf shall be final".

Now, I have made a categorical statement that the issue is already before the Council of Common Interests and if the honourable member is anxious to know, I am in a position to tell him that the Council of Common Interests is meeting this month some time in the third week. For his satisfaction, I am making this statement.

Mr. Chairman : On the legal issue which Mr. Javed Jabbar has raised. I think the Minister is correct. If you refer to sub-Clause (3) of Article 154, it says

> "154(3). Until *Majlis-e-Shoora* (Parliament) makes provision by law in this behalf, the Council may make its Rules of procedure".

Javed Jabbar: But does that govern meetings as to when will it meet or how it will meet?

Mr. Chairman : It is which question to take up and which issue to take up. It includes that also and the Council of Common Interests existed even before the Martial Law, and there were some rules of procedure which they had devised. So, they have taken this issue under those rules and they are perfectly in order.

The second on which Mr. Javed Jabbar is relying is sub-Clause (4) of Article 154. There also it is not mandatory that the Council should take up only those issues on which there is a direction by the Parliament. It only says :

"*Majlis-e-Shoora* (Parliament) in joint sitting may from time to time by resolution. . ."

They 'may' or 'may not', but the Council will have to proceed with its business on its own initiation and of its own determination.

Well, this is as far the legal point is concerned but since references have been made to the past history of this project also, I would say that this is not the first time that this issue has come up before this House. It had come up before also both as an adjournment motion and as a privilege motion.

To give you a very brief history of what had happened and I think that position still holds, I would refer to a summary that I have prepared for this very meeting, which is as follows.

Senators Samiul Haq and Syed Abbas Shah's adjournemnt motions on this subject matter came up for consideration before the House on 14th November, 1985. After hearing the movers and the Minister concerned, the Chair held both the motions to be in order as adjournment motions but before taking leave of the House the Chairman asked the Minister to make a statement on the subject. The Minister in his statement drew the attention to the newspaper carrying the statement of the Prime Minister who said that the Kala Bagh Dam Project would be thoroughly examined and no step would be taken against the interest of any province. All the aspects of the project would be taken into consideration before final decision was taken. The Prime Minister had also stated that a sub-Committee of the Federal Cabinet would examine the project in details and the report of the sub-Committee would be considered by the Government before taking any further step in that behalf. On hearing the Minister, the Chair proposed that the discussion on the motion should be postponed until the Government took a final decision on the parameters of the project. Now, to refresh your memory, at that time, the position was not quite clear. What was it that the Dam was supposed to do? Was it an irrigation project? Was it a power project? Was it a multipurpose project? If so, with what parameters, with what dimension etc?

The Chairman also suggested that the Minister might give an assurance on behalf of the Government that the views of this House and that of the National Assembly on the issue would be taken into account before the final decision, even if taken by the Cabinet, was implemented. The Minister, however, expressed his inability to give such an assurance

[Mr. Chairman]

unless he had clearance from the Leader of the House, the Prime Minister and the Cabinet. The Chairman then stated that the discussion on the motion be postponed until the Cabinet had come to some decision with which the House agreed. Now, this is all contained in the debates of that particular day going back to 1985. Subsequently, on the 1st of October 1986, a privilege motion given notice of by Senator, Maulana Sami-ul-Haq, came up for consideration before the House which was based on the Press report appearing in the 'Daily Nawa-e-Waqt' dated 25th September, 1986 that the Federal Government had given final decision to go ahead with the construction of the Kala Bagh Dam.

Now, today one of the other paper has repeated more or less the same history. Opposing the motion, the Minister for Water and Power stated that a design was selected and was placed before the Inter-provincial Committee for examination and report and also assured the House that no decision would be taken which would not be acceptable to any Province. He categorically stated that no final decision had then been taken and asked the Member not to press the motion. He agreed to the Acting Chairman's suggestion that the final decision of the Government on the Kala Bagh Dam would be placed before this House for discussion. Now, that is a commitment which is still there. On the facts stated above, the Acting Chairman ruled the motion out of order as premature, the debate again can be seen in the debates of that particular date.

Now we come to the present Press report. Qazi Sahib has denied the accuracy of that report that it is a garble version of what he had stated but even if we take this as authentic, it shows that the Minister had stated that the final decision on Kala Bagh Dam would be taken in first quarter of the ongoing year that is to say 1st quarter of 1988 and then the project would be included in the 7th Five Year Plan. No decision has yet been taken on the 7th Five Year Plan either. From the text of the Press statement it is quite evident that the Government has not taken any final decision on the Kala Bagh Dam. The Government assurances on record that the final decision of the Government would be brought before the House for discussion. The fact that even according to the Press statement of the Minister concerned forming basis of the present motion in which he clearly stated that the final decision of the Dam would be taken in the first quarter of 1988 would render the motion at this stage, premature and hypothetical not involving any breach of a privilege until such time as the pledge given in the House that the Government would bring its decision on this Dam for discussion to the House is not honoured. I think that is the acid test.

There is a commitment on behalf of the Government repeated twice in the context of an adjournment motion, in the context of a privilege motion that the Cabinet decision and that will be confined only to deciding the design parameters etc., of the Dam that it would be then brought for discussion not only to this House but I believe to the National Assembly also. In the meantime, the matter has been referred to the Council of Common Interest and if somebody is not satisfied with the decision of the Council of Common Interests, he can come and appeal to the Shoora and where again this would be debated. So, unless that assurance is not honoured, there is no question of any breach of privilege at this stage. So, it is ruled out.

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, a point of clarification.

قاضی عبداللطیف : میں صرف آپ کی توجہ اس طرف مبذول کراؤں گا اور یہ چیز ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ بار بار کہا جا رہا ہے کہ" پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس" میں جب کہ یہ معاملہ اس وقت بین الصوبائی متنازعہ فیہ مسئلہ بن گیا ہے اور بین الصوبائی حقوق کا تحفظ یہاں سینٹ میں ہوتا ہے نہ کہ مشترکہ اجلاس میں . . .

جناب چیئرمین : اس کے لیے آئین بنایا گیا ہے . . .

قاضی عبداللطیف : اس لیے کہ سینٹ اسی لیے بنایا گیا ہے اور یہاں سب صوبوں کی نمائندگی برابر ہے ۔ یعنی اسے اب یہاں لانا ہوگا میں یہ بات صرف ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں ۔

جناب چیئرمین : قاضی صاحب، اگر آپ آرٹیکل ۱۵۴ کو ریفر کریں، اس میں یہ جو چیز آپ فرما رہے ہیں ان دونوں کا وہاں پر علاج دیا ہوا ہے کہ کیا کرنا چاہیئے۔

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, I just want to draw your attention to Article 153(4) which states that the Council shall be responsible to Parliament. Now, here is a situation where no reference has been made to Parliament. Is the Federal Government competent to go directly to the . . .

Mr. Chairman : The Council is responsible to the Parliament in the sense that if the Council takes a decision which is not acceptable to any of the Constituents or any member of that, they can come and appeal and that is where the accountability lies to this House & the House is perfectly free to take a decision on the decision of the Council and the Shoora decision in that case would be final.

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, my only observation is that the spirit of that constitutional requirement is that the Council of Common Interests consider an issue after Parliament has had an opportunity to give its opinion through the form of a resolution which has not been done.

Mr. Chairman : Provided the Parliament has a law to that effect, if we are not prepared to make a law the Council can not sit idle.

Mr. Javed Jabbar: But that responsibility is with the Government to make the law because it commands the majority.

Mr. Chairman : I think that responsibility is with every honourable member of this House. You can bring a private Bill but at any rate I have given the ruling, and this subject is now closed. The House is adjourned to meet on Thursday at 9.30 in the morning.

The House adjourned to meet again at half past nine of the clock, on Thursday, the 14th January, 1988.